مُسلسل اِشاعت کے ۵۴ سال

شمارہ: ۹ جلد: ۲۱ | رمضان المبارک ۱۴۳۸ جون 2017

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

جمعیت علماء اسلام کا سو سالہ کامیاب اجتماع

روزہ کے فضائل و مسائل

آخرت کی کہانی... انسان کی زبانی

جناب شہزادہ سعید الرشید عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

قادیانیوں سے صرف ایک سوال

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۹ | جلد: ۲۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفی	غلام مصطفی چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

جمعیۃ علماء اسلام کا سو سالہ کامیاب اجتماع	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	03

مقالات ومضامین

ماہتاب عرب ﷺ کی نظر، کیمیا اثر	مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ	06
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:25)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	09
دربار الٰہی میں حاضری کے آداب سیکھیے	علامہ محمد عبداللہ	12
روزہ کے فضائل ومسائل	مولانا کریم بخش	16
شب قدر میں برکات کے حصول کا طریقہ	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	23
آخرت کی کہانی......انسان کی زبانی (آخری قسط)	مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ	26
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:14)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	30

شخصیات

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں	مرزا محمد حسن چغتائی	35
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مظفر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	40
حضرت مولانا عبدالواحد اخوند خطی رحمۃ اللہ علیہ	// //	43

رد قادیانیت

قادیانیوں سے صرف ایک سوال	مفتی عمر فاروق	45
جناب شہزادہ سعید الرشید عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	47

متفرقات

حمد باری تعالیٰ	سید امین علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	49
تبصرۂ کتب	ادارہ	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

جمعیۃ علماء اسلام کا سوسالہ کامیاب اجتماع

آج سے تقریباً ایک سو سال قبل شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے برطانوی سامراج کے مقابلہ میں تمام مسالک کے علماء کرام اور مشائخ عظام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع فرما کر انگریز کے خلاف پرامن جدوجہد کا فیصلہ فرمایا اور ایک تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس تنظیم کا نام جمعیۃ علماء ہند رکھا گیا۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حفظ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی ایک علماء کرام نے جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

تقسیم ہند کے بعد حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے بعد فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے دیپ جلائے رکھا۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طائفہ منصورہ سے تعلق رکھتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت سے تعلق رکھنے والے علماء کرام نے ’’جمعیۃ علماء اسلام‘‘ تشکیل دی۔ مذکورہ بالا علماء کرام نے مسلم لیگ کے مؤقف کی نہ صرف حمایت کی بلکہ عملی طور پر قیام پاکستان کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور بانی پاکستان جناب محمد علی جناح اور مسلم لیگ کی دینی راہنمائی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد مغربی پاکستان کے مرکز کراچی اور مشرقی پاکستان کے مرکز ڈھاکہ میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کا جھنڈا سرکاری طور پر لہرایا۔ جو ان کی خدمات کا اعتراف تھا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر ملت اسلامیہ پاکستان کی دینی راہنمائی کے لئے مدارس کی تعمیر اور قیام میں مصروف ہوگئے اور جمعیۃ علماء اسلام برائے نام رہ گئی۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو پیغام

بھجوایا کہ تقسیم سے پہلے ہماری دو سیاسی جماعتیں تھیں۔ ایک جمعیۃ علماء ہند جو کہ ہندوستان میں رہ گئی اور دوسری مجلس احرار اسلام جس پر پابندی لگ گئی۔ اگر آپ ''جمعیۃ علماء اسلام'' کے احیاء کا اعلان کریں تو مجلس بھرپور تعاون کرے گی۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ مجھے دے دیں تو میں جمعیۃ علماء اسلام کے احیاء کا اعلان کرتا ہوں۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ آپ لے لیں اور مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس رہنے دیں۔ یوں ۱۹۵۶ء میں جمعیۃ علماء اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا اعلان کیا گیا۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ امیر، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نائب امیر چنے گئے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ احرار کے تربیت یافتہ تھے۔ شب و روز محنت کر کے جمعیۃ علماء اسلام کو پورے ملک میں متعارف کرانے میں کامیاب ہوگئے۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان علماء ربانیین اور مشائخ حقانیین کی سربراہی حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ میں آئی۔ حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ نے مغربی پاکستان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور حکمرانوں کی لادینیت کے مقابلہ میں سد سکندری ثابت ہوئے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جمعیۃ علماء اسلام نے قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، مولانا صدرالشہید اور مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں موثر کردار ادا کیا۔ اسمبلی سے باہر اگر شیخ الاسلام علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، سید مظفر علی شمسی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں کے خلاف پرامن تحریک کی قیادت فرمارہے تھے تو اسمبلی میں مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر غفور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر قائدین نے قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا ناصر احمد کو ناکوں چنے چبوائے۔ حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ، حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کو سنبھالا۔ نیز مولانا فضل الرحمٰن نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے پارلیمنٹ میں بھرپور کردار ادا کیا اور اپنے والد محترم کے چھوڑے ہوئے منصب کو نہ صرف حاصل کیا بلکہ اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

مولانا فضل الرحمٰن نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر لادینیت کا پروانہ وار مقابلہ کیا۔ مولانا نے ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام عرصہ دراز سے کوشاں تھی کہ ایک صدی

کے اس سفر کو قوم کے سامنے اجاگر کیا جائے۔ چند سال پہلے فیصلہ کیا کہ جمعیۃ تقریباً اپنے قیام کے سو سال مکمل کررہی ہے۔ کیوں نہ ''صد سالہ تقریبات'' منعقد کی جائیں۔ چنانچہ نوشہرہ، پشاور روڈ سے متصل اضاخیل کے مقام پر سو سالہ تقریبات منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ زیر تعمیر ایک کالونی میں ایک ہزار کنال کا پنڈال اور ایک ہزار کنال دوسری ضروریات کے لئے گویا دو ہزار کنال پر صد سالہ تقریبات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے امیر مولانا گل نصیب خاں مدظلہ کو یہ خدمات سپرد کی گئیں۔ مولانا گل نصیب خان نے کئی ماہ تک مسلسل جدوجہد کی اور مورخہ ۷، ۸، ۹ر اپریل ۲۰۱۷ء کو میدان سجایا۔

سو سالہ تقریبات میں امام الحرم الشیخ عبداللہ ابن السبیل حفظہ اللہ نے رفقاء سمیت شرکت کا وعدہ فرمایا تھا۔ عین وقت پر شیخ علیل ہوگئے تو ان کے متبادل فضیلۃ الشیخ صالح بن محمد آل طالب حفظہ اللہ بمع رفقاء گرامی تشریف لائے۔

جمعیۃ علماء ہند کی نمائندگی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمود مدنی مدظلہ کے حصہ میں آئی۔ جب کہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر گرامی مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اور انہوں نے ٹیلیفون پر خطاب فرمایا۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی مدظلہ نے شرکت فرماکر مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کو دارالعلوم دیوبند کی ترجمانی کا شرف بخشا۔

صد سالہ اجتماع سے پاکستان کے تمام مسالک، دینی و سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں، مسیحی، ہندو، سکھ اور دیگر مذاہب کے راہنماؤں نے مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کو پذیرائی بخشی۔ پوری دنیا سے علماء کرام، مشائخ عظام نے شرکت کی اور ۳۵ سے ۴۰ لاکھ مسلمانوں نے صد سالہ میں شرکت فرماکر مولانا فضل الرحمان کی قیادت باسعادت پر اعتماد کیا۔

مولانا نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں اسلام کے ترجمان ہونے کا حق ادا کیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام مرکزی، صوبائی، ضلعی، ڈویژنل سطح پر اس باوقار اجتماع کے ثمرات کو سمیٹے اور ملک بھر میں اپنے وجود باجود کا احساس دلائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر استاذ المحدثین مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، نائب امرا حضرت صاحبزادہ عزیز احمد، حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ کی قیادت میں مجلس کے مبلغین اور ہزاروں کارکنوں نے شرکت فرماکر مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کی قیادت باسعادت پر اعتماد کا اظہار کیا۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اس طائفہ منصورہ بمع قائد قافلہ کی حفاظت فرمائیں اور اندرون و بیرون ملک ان کی عظیم الشان خدمات کو بارآور فرمائیں۔ آمین یا اللہ العالمین!

ماہتاب عرب ﷺ کی نظر... کیمیا اثر

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

جناب رسول اللہ ﷺ کی اس خدمت کا ثبوت تو اس درجہ کھلا ہوا ہے کہ نصاریٰ اور یہود کی تاریخیں بھی ان سے لبریز ہیں۔ خدا جانے وہ کون سا کیمیاوی اثر تھا جو ہر شخص کو ایمان لاتے ہی ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم مقدار میں صرف ایک نظر سے اس انتہائی مرتبہ پر پہنچا دیتا تھا جو ہزار سال کی ریاضت ومجاہدہ سے بھی حاصل ہو جائے تو ارزاں ہے۔ آج سطح زمین پر کون شخص ہے جو اس کا انکار کرے کہ آپ جس وقت وحشت میں ڈال دینے والے دعوے کو پکارنے کے لئے تن تنہا مکہ میں کھڑے ہوئے تو خود آپ کے لئے بھی ایسا خوفناک منظر تھا کہ دیکھنے والوں کے دل دہل جاتے، اور ہاتھ پاؤں کپکپا جاتے تھے۔ پھر آپ پر ایمان لانے والوں کی مصیبت کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس پر ان حضرات کی پختگی وثبات قدم درے کھائے، بالو کی ریت پر عین دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں لٹائے گئے۔ بدن پر تیل ملا جانا برداشت کیا۔ گرم پتھروں پر جھلسنا گوارا کیا۔ زخم کھائے۔ خون کے فوارے بہے۔ مگر ''احد احد'' کا کلمہ جس کی مٹھاس دل میں بیٹھ چکی تھی زبان سے نہ ہٹا۔ خود سیدنا محمد ﷺ اس وقت کسی قسم کی اعانت نہ کر سکتے تھے۔ اپنے طفل نوآموز کی یہ تکلیف دیکھتے اور یوں فرما کر چلے جاتے کہ اے بلالؓ! ''صبر صبر''

عورتیں نظر کیمیاوی اثر سے متاثر ہوئیں تو زنجیروں میں جکڑنا پسند کیا۔ برہنہ کی گئیں، سر اور پیشانی کے بال پکڑ کر سنگریزوں پر گھسیٹی گئیں۔ شرم گاہوں پر نیزے اور برچھیاں ماری گئیں۔ آخر جاں بحق تسلیم ہوئیں۔ مگر سیدنا محمد ﷺ کا کفر نہ ہوسکا۔

حضرت صہیبؓ گرفتار کر کے غلام بنائے گئے۔ بکنا قبول کیا۔ مشکیں کسی گئیں۔ کال کوٹھری میں رکھے گئے۔ کھانا بند کر دیا گیا۔ فاقوں پر فاقے برداشت کئے، مگر یہ نہ ہوسکا کہ جو کلمہ زبان سے پڑھ لیا تھا، ایذا رساں دشمنوں کے پنجہ ظلم سے صرف بچنے کے لئے اس کا ظاہری محض بصورت توریہ انکار کر جائیں۔ آخر سولی پر لٹکائے گئے اور کہا گیا کہ اپنے اسلام سے باز آؤ تو نجات وراحت ملے۔ مگر اس پاک نفس کو تو راحت اسی میں تھی کہ جس کیمیا اثر نے اپنا بنالیا ہے اس کی عظمت کے خلاف کوئی بات زبان پر نہ آنے پائے۔ اس لئے ہنسے اور کہہ دیا کہ کر گزرو، جو کچھ کرنا ہے۔ آخر سولی پر چڑھ کر یہ کلمات کہتے ہوئے کہ: ''یا اللہ اپنے رسول ﷺ کو میرا آخری سلام پہنچا دیجئو۔''

دنیا سے چلے گئے لیکن انکار وکفر کا کلمہ زبان پر لانا بھی گوارا نہ کیا۔

ایک دو نہیں بلکہ ہزار ہا واقعات ہیں جنہوں نے اس بات کا ثبوت دے دیا ہے کہ آپ کی نظر میں وہ اثر تھا کہ جس پر پڑی اس کو کمال اطاعت کے انتہائی مرتبہ پر پہنچا کر ہٹی۔ ایک جوان شخص نے صد آرزو نکاح کیا اور جب تمناؤں کی پوری کرنے والی گھڑی آئی کہ پہلی شب میں وصال کا وقت قریب پہنچا تو کان میں آواز پڑی کہ سیدنا محمد ﷺ اپنے لوگوں کو جنگ میں لے جانے کے لئے بلا رہے ہیں۔ اس آواز کا سننا تھا کہ موت کا خوفناک میدان اور خون کی ندیوں اور نالوں کا جنگل اس پیاری بی بی کے نظارہ سے زیادہ پیارا معلوم ہونے لگا۔ جس کو ہجر پر ہجر کی تکلیفیں جھیل کر آج حاصل کیا تھا۔ چنانچہ فوراً تیر کمان اور تلوار و نیزہ سنبھال کر احد کے میدان میں آ پہنچے اور دو چار وار کے بعد شربت شہادت پی کر میٹھی نیند سو رہے۔

جنگ بدر کے ہولناک مناظر نظر کے سامنے تھے اور سرداران قریش کا عشرت و نشاط میں ڈوبا ہوا مست لشکر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر قلیل جماعت کو ڈرا رہا تھا۔ اسی اثناء میں ایک انصاری نونہال جس کی نوجوانی پر دشمن کو بھی ترس آنا چاہئے۔ خورجی (توشہ دان) سے چھوارا نکال کر کھاتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں لڑتا لڑتا مر جاؤں تو کیا انعام ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت'' آپ ﷺ کی زبان سے اس لفظ کا نکلنا تھا کہ اس ہونہار کے قلب پر بجلی کوند گئی۔ خدا جانے اس کو کس قدر آپ سچائی کا اعتماد تھا جس نے اس کو حصول جنت میں بے تاب بنا دیا۔ نہ اس کو اپنی جوانی کا لحاظ ہوا کہ ابھی دیکھا ہی کیا ہے؟ نہ ماں باپ کا خیال آیا کہ مجھ بغیر ان کا کیا حال ہوگا؟ نہ نیزہ کی سنان یا تلوار کی دھار سے ڈر معلوم ہوا کہ چبھنے سے کیا تکلیف ہوگی؟ سب کچھ اس کے ذہن سے محو ہو گیا اور جنت جس کا نام حضرت ﷺ کی زبان سے نکلا تھا گویا اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی کہ اس کو منہ میں پڑی ہوئی کھجور کا نگلنا دشوار پڑ گیا۔ آخر اس کو تھوکا اور یہ کہہ کر کہ: ''بخ بخ اس کے کھانے میں دیر ہوتی ہے۔'' آگے بڑھا اور شہید ہو کر جنت کو سدھارا۔

ابوسفیان کی بیوی ہندہ جنہوں نے کسی وقت میں آنحضرت ﷺ کے چچا حمزہؓ کے سینہ کو چاک کر کے کلیجہ نکالا اور اس کو دانتوں سے چاب کر یہ کہتے ہوئے تھوکا کہ: ''آج میرے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ گئی'' جس وقت مسلمان ہوئیں تو حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں کہ: ''یا رسول اللہ ﷺ کل آپ کے منہ سے زیادہ مجھے کوئی مبغوض منہ نہ معلوم ہوتا تھا اور آج آپ ﷺ کے چہرے سے زیادہ دنیا بھر میں کوئی چہرہ محبوب نظر نہیں آتا۔''

غرض دس بیس واقعات ہوں تو کوئی نظیر میں پیش کرے یہاں تو جو حالت ہزاروں نومسلم صحابہ اور نوآمیز طلبہ علم رسالت کی ہوئی وہ سب کو معلوم ہے کہ ناز پروردہ شاہزادوں اور امن و عافیت کی زندگی گزارنے والے نبی زادوں، یعنی قریش اور اہل عرب نے مسلمان ہو ہو کر کیا کیا کچھ تکلیفیں نہیں اٹھائیں؟

گھر چھوڑے۔ بے وطن ہوئے۔ دولت چھوڑی۔ ثروت چھوڑی۔ مال چھوڑا۔ حکومت چھوڑی۔ کنبہ سے منہ موڑا۔ بی بی بچوں سے علاقے توڑے۔ بچپن کے یاروں اور مدت کے احباب وآشناؤں سے ناآشنا ہوئے۔ عزت کو خیر باد کہا۔ راحت بالائے طاق رکھی۔ تلواروں کی چھاؤں میں آئے۔ فاقوں کے بستروں پر لیٹے۔ مزدوریاں کیں۔ کئی کئی فاقوں پر شکم سیری کے لئے پانی کے بھاری ڈول کنوؤں سے کھینچے اور ایک ایک ڈول پر ایک ایک چھوارا لے کر پیٹ بھرا۔ غرض ہر قسم کی مصیبتوں میں جو کچھ بن پڑا سب ہی برداشت کیا۔ مگر ایمان کی حلاوت جس سے زبان وقلب آشنا ہو چکی تھی نہ چھوٹی۔ آخر وہ کون سی داب تھی جس نے ان کو تھام رکھا تھا۔ وہ کون سی لذت تھی جس کو ان تمام دشواریوں پر غلبہ حاصل ہورہا تھا۔

ابوجندلؓ جو ایمان لانے کی سزا میں مکہ کے اندر پابہ زنجیر اور اندھیری کوٹھڑی میں قید تھے۔ موقع پاکر عین اس وقت جب کہ میدان حدیبیہ میں صلح نامہ کی تکمیل ہورہی تھی۔ کسی تدبیر سے بھاگ آئے اور یوں سمجھ کر کہ مسلمان مجھے ضرور اپنی پناہ میں لے لیں گے۔ اسلامی لشکر میں آ کر گر پڑے۔ مگر قریش کے اصرار پر کہ ابوجندلؓ کو واپس کرو۔ حضرت ﷺ نے ابوجندلؓ کا ہاتھ ان کے باپ کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ یہ وہ وقت تھا کہ ایمان کی آزمائش کے لئے اس سے دشوار گھاٹی شاید مشکل سے ملے کہ خود مسلمان ہی ابوجندلؓ کو کفار کا تختہ مشق بنانے کے لئے کافروں کے حوالے کر رہے ہیں۔ مگر اللہ رے خداوندی سفر کی نظر کیمیا اثر کہ ابوجندلؓ روتے ہیں اور دہائی دیتے ہیں کہ میں بڑی مصیبت سے بھاگا ہوں۔ اب مجھے دشمنوں کے حوالے نہ کرو، اور حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: ’’اے ابوجندلؓ! صبر کرو خدا تمہارے لئے کوئی دوسری سبیل نکالے گا۔‘‘

چنانچہ ابوجندلؓ بہ ہزار یاس پھر زندان مصیبت میں داخل ہوئے۔ مگر وہ کلمہ توحید جس کی حلاوت وشیرینی زبان قلب ایک دفعہ آشنا ہو چکی تھی وہ نہ چھوٹی۔ وائے حیف کہ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے کسی پھوٹے منہ سے یہ بہتان کا کلمہ نکلے کہ: ’’اسلام بزور شمشیر پھیلا۔‘‘

مولانا عبدالحمید حقانی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سانواں کے صدر مولانا عبدالحمید حقانی کے تین پھوپھی زاد بھائی اور تینوں حافظ قرآن ایک ٹریفک حادثہ کا شکار ہو کر شہید ہوگئے۔ ایک ہی گھر سے تین حفاظ کرام کے جنازے نکلے تو صرف گھر میں ہی نہیں پورے علاقہ میں کہرام مچ گیا اور ہر آنکھ اشکبار ہوگئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور اور مولانا قاضی عبدالخالق نے مولانا عبدالحمید حقانی سے تعزیت کی۔ اللہ رب العزت مرحومین کے والدین ودیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائیں اور مرحومین کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین!

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:25

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۳۱…… عمیر ابن الحمام ابن جموح الخزرجی الانصاریؓ

حضورﷺ نے ان کی مواخات عبیدۃ الحارثؓ سے کرائی اور یہ دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالمﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا کہ جنت کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ جس کی چوڑائی آسمان وزمین ہیں۔ جو متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔ عمیر بن الحمام کھڑے ہوئے اور کہا: ’’بخ بخ …… یہ خوشی کا جملہ ہے۔‘‘ سرور کائناتﷺ نے فرمایا:’’لم تبخ بخ ……یعنی بخ بخ کیوں کہہ رہے ہو۔‘‘ جواب میں عرض کیا کہ مجھے امید ہے کہ میں اہل جنت میں سے ہوں گا۔ اس پر حضورﷺ نے فرمایا کہ یقیناً تو اہل جنت میں سے ہے۔ کھجوریں کھا رہے تھے اور پھینک دیں اور کہا کہ اگر میں کھجوریں کھاتا رہا تو بہت وقت گزر جائے گا اور جنگ میں کود گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ (اسد الغابہ۴/۳۰۹)

۲۳۲…… عمیر ابن عامر بن مالک الخزرجیؓ

حضرت موصوف خنسا بن مبذول سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابو داؤد تھی۔ آپ کنیت سے مشہور تھے۔ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ آپ نے ہی ابوالبختری العاص بن ہشام بن الحارث کو قتل کیا۔ اس کی تلوار اپنی تحویل میں لے لی۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ ابوالبختری کو المجذر بن زیاد البلوی نے قتل کیا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ ابوالبختری کو ابوالیسر السلمی نے قتل کیا۔ (اسد الغابہ۴/۳۱۲)

۲۳۳…… عمیر بن عبد عمرو ابن نضلۃ الخزاعی مولیٰ قریش

آنجناب کی کنیت ابو محمد تھی۔ اپنے تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ اس لئے ان کا نام ذوالشمالین اور ذوالیدین پڑ گیا۔ عبد عمرو بن نضلہ مکہ مکرمہ آئے تو عبد بن الحارث بن زہرہ کے حلیف ہوئے۔ عبد بن الحارث نے اپنی بیٹی نعم کا نکاح ان سے کردیا۔ جن کے بطن سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام عمیر ذوالشمالین رکھا گیا۔ جب ذوالشمالین ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے۔ سعد بن خیثمہ کے ہاں اترے۔ سرور دو عالمﷺ نے ان کی مواخات یزید بن الحارث سے کرائی۔ دونوں نے غزوہ بدر کے موقع پر جام شہادت نوش کیا۔ آنجناب کو ابو اثامہ الجشمی نے قتل کیا۔ عمیر تیس سال سے کچھ زائد کی عمر میں شہید ہوئے۔ (ابن ہشام۲/۳۳۷)

۲۳۴...... عمیر بن عوفؓ

بعض نے آپ کو عمرو بن عوف کہا۔ عمیر ان لوگوں میں سے ہیں جو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو کلثوم بن الہدم کے ہاں اترے۔ آنجناب بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد۳/۴۰۷)

۲۳۵...... عمیر بن ابی وقاص القرشی الزہریؓ

عمیر قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مواخات حضرت عمرو بن معاذؓ سے کرائی۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کے کم عمر ہونے کی وجہ سے سرور دو عالم ﷺ نے انہیں غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت مرحمت نہ فرمائی تو آپ رو پڑے۔ آپ کے رونے کی وجہ سے حضور ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ آنجناب کے پاس جو تلوار تھی بہت لمبی تھی۔ رحمت دو عالم ﷺ نے انہیں اپنی تلوار مرحمت فرمائی۔ جب آپ شہید ہوئے تو آپ کی عمر مبارک سولہ سال تھی۔ عمرو بن عبدود نے انہیں شہید کیا۔ (اسد الغابہ۴/۳۱۹)

۲۳۶...... عنترہ بن عمروؓ

آنجناب غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ انہیں نوفل بن معاویہ الدیلی نے قتل کیا۔ (طبقات ابن سعد۳/۵۸۲)

۲۳۷...... عوف بن حارث ابن رفاعۃ الخزرجیؓ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام عفراء بنت عبید بن ثعلبہ تھا۔ آپ ان سولہ اشخاص میں سے تھے جو انصار میں سے سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے۔ آپ عقبہ اولیٰ کے ساتھ ساتھ عقبہ ثانیہ میں ستر انصاری صحابہ کرامؓ میں شامل تھے۔ آپ غزوہ بدر میں اپنے بھائیوں معوذ و معاذؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ غزوہ بدر کے موقع پر ابوجہل کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ بعد ازاں عوف اور آپ کے بھائی معاذ بن حارث نے ابوجہل کو جہنم رسید کیا۔ (الاصابہ۳/۴۲، رقم ۶۰۹۲)

۲۳۸...... عویم بن ساعدۃ الاوسی الانصاریؓ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ دونوں عقبہ میں شریک ہوئے۔ آپ انصار کے ان پہلے لوگوں میں سے ہیں جو مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کو ملے اور اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ نے آپ کی مواخات

حاطب ابن ابی بلتعہ سے کی۔ آپ غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ عویم سرور دو عالم ﷺ کی زندگی مبارک میں فوت ہوئے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر مبارک وفات کے وقت ۶۵ یا ۶۶ سال تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نیک بندوں اور جنتیوں میں سے ایک عویم بن ساعدہ بھی ہیں۔ حضرت عمر بن الخطابؓ آپ کی قبر مبارک پر کھڑے یہ فرمارہے تھے کہ زمین والی مخلوقات (انسانوں) میں سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس قبر والے سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے جب بھی جہاد کا علم بلند کیا عویم اس کے سائے کے نیچے ہوتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ۳/۴۵۹)

۲۳۹...... الفاکہ بن بشر الفاکہہ الخزرجیؓ

فاکہہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ بعض حضرات نے فاکہہ بن بشیر کے بجائے فاکہہ بن نسر کہا ہے۔ آپ کی دو بیٹیاں تھیں۔ ام عبداللہ، رملہ۔ ان کی والدہ کا نام ام النعمان بنت نعمان ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۱۴)

۲۴۰...... فروہ بن عمرو ابن وذفہ

آپ کی والدہ محترمہ کا نام رحیمہ بنت تابع ابن زید تھا۔ آپ کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ فروہ عقبہ ثانیہ کے ستر انصاریوں میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مواخات عبداللہ بن مخرمہ کے ساتھ کرائی۔ آپ غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر آپ کو مال غنیمت پر نگران مقرر فرمایا۔ آپ کو مدینہ منورہ کے باغوں میں سے میوہ جات کے تخمینہ کے لئے بھیجا جاتا۔ جو آپ تخمینہ لگاتے صحیح ہوتا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۱۴) جاری ہے!

دلم، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خطبہ جمعۃ المبارک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ چک نمبر ۳۲۵ ج ب، دلم کے زیر انتظام ۱۴/اپریل کا خطبہ جمعہ مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے جم غفیر سے حیات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت پر ایسا مفصل ومدلل خطاب فرمایا کہ قادیانیت تلملا اٹھی۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں کے ایمان روشن ہوگئے۔ نیز مولانا اللہ وسایا نے حکومت سے کہا کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے قوانین میں ترامیم کرنے سے باز رہے۔ اس موقع پر مولانا محمد قاسم اور مولانا محمد خبیب مبلغ مجلس ٹوبہ بھی موجود تھے۔

دربار الٰہی میں حاضری کے آداب سیکھئے

علامہ محمد عبداللہ

اپنی نمازیں درست کیجئے:

ایک شخص اپنے ساتھ کچھ رقم لے کر گھر سے باہر نکلتا ہے۔ کوئی جیب تراش یا راہزن گھات میں لگا رہتا ہے۔ جہاں اسے موقعہ ملتا ہے، ہاتھ کی صفائی دکھا کر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے نکلے ہیں تو آپ کہاں جارہے ہیں؟ آپ کا رخ مسجد کی طرف ہے اور یہ مساجد اللہ رب العزت کے دربار ہیں۔ شاہی دربار میں پہنچ کر بندہ اپنے رب کے حضور میں پیش ہوتا ہے۔ ''فان المصلی یناجی ربہ (بخاری)''

احکم الحاکمین کی حمد وثناء کے نغمے زبان پر لاتا ہے۔ اس کی عظمت وکبریائی کے بیان کے ساتھ اس کی تسبیح وتقدیس کرتا ہے۔ کبھی دست بستہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، کبھی جھک کر آداب شاہی بجالاتا ہے اور کبھی جبین نیاز زمین پر ٹیک کر اپنی بندگی کا اعتراف کرتا ہے۔ بندہ اور کرہی کیا سکتا ہے؟ بس یہی دو چار مرتبہ کی اٹھک بیٹھک ہے۔ جس سے وہ اپنے عجز ونیاز کا اظہار کرتا ہے اور پھر باادب گھٹنے ٹیک کر بیٹھتا ہے اور یوں عرض گزار ہوتا ہے۔ مولا! میری کیا بساط ہے کہ بندگی کا حق ادا کرسکوں؟ بس تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں، تیری ہی نذر ہیں، میں تیرا ہی پرستار اور تیرے محبوب کا نام لیوا ہوں ؎

ہمینم بس کہ داند ماہرویم
کہ من نیز از خریداران اویم

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ نماز میں بندہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا کر گویا اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ! میں ہر دو عالم سے دست بردار ہوکر تیری بارگاہ میں حاضر ہورہا ہوں اور جب اخیر میں سلام پھیرتا ہے تو گویا وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی اور دنیا سے واپس اس دنیا میں آگیا ہے۔

بہرحال جو بندہ اس طرح کے جذبات کے ساتھ نماز ادا کر کے مسجد سے باہر آتا ہے تو شہنشاہ مطلق کی طرف سے ایک تو اسے خطاؤں کی بخشش کا پروانہ ملتا ہے۔ دوسرا رب کی خوشنودی اور حسنات ودرجات کی ترقی کا۔ کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آپ مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو آپ کا ازلی دشمن شیطان آپ کے ہمراہ ہولیتا ہے۔ اس کی پہلی کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ آپ راستے ہی سے واپس آجائیں۔ اگر آپ اندر

داخل ہوکر ’’رکوع کرنے والوں‘‘ کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں تو پھر وہ دوسرے حربوں سے کام لیتا ہے۔ ایک ایک رکن میں رخنہ اندازی کی سعی کرتا ہے۔ جماعت میں کہیں خلل (درمیان میں خالی جگہ) دیکھتا ہے تو وہاں سے گھس کر نمازیوں کے اتحاد اور محبت کو پامال کرتا ہے۔ کبھی قرأت میں مغالطہ ڈال دیتا ہے۔ کبھی رکعتوں کی تعداد بھلوا دیتا ہے۔ کبھی وسوسے ڈال کر دلجمعی اور یکسوئی کو ختم کر دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ! شیطانی مشینری کا وہ کارندہ جو لوگوں کی نمازیں خراب کرنے پر تعینات ہے حدیث شریف میں اس کا نام خنزب بتایا گیا ہے۔ بہر حال وہ ظالم جس نے بہشت سے نکلتے وقت یہ کہا تھا: ’’(اے اللہ!) میں بھی گھات لگا کر تیری سیدھی راہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ پھر (ان کو گمراہ کرنے کے لئے) ان کے آگے سے آؤں گا۔ پیچھے سے آؤں گا۔ دائیں طرف سے آؤں گا، بائیں طرف سے آؤں گا۔‘‘

وہ پوری کوشش میں لگا رہتا ہے کہ آدم کا بیٹا بامراد اور کامیاب واپس نہ جائے۔ نماز کے ثمرات میں سے اسے کچھ حاصل نہ ہو۔ چنانچہ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک ہر مرحلے میں اس کی دیسہ کاریوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس لئے میں اپنے ملی بھائیوں کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ آپ اپنی نمازیں درست کیجئے۔ اگر آپ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب جانتے ہیں تو ان پر عمل کیجئے۔ نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ کر، کتابیں پڑھ کر معلوم کیجئے۔

اگر آپ نماز کے ساتھ دین کے دوسرے احکام پر بھی عمل پیرا ہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے، ورنہ تو یہ خیال نہ کیجئے کہ اور تو کچھ ہوتا نہیں، اس نماز پڑھنے کا کیا فائدہ؟ یہ اندازہ فکر بجائے خود ایک شیطانی چکر ہے۔ آپ اس سے بچ کر رہئے۔ آپ خدا کے حضور پیش ہو کر تو دیکھئے۔ آپ کی ادائیں مالک کو پسند آ گئیں تو وہ بار بار آپ کو شرف باریابی سے سرفراز فرمائیں گے۔

نماز کے مسائل یوں تو بہت زیادہ ہیں اور ان پر بڑی بڑی کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ آج کی فرصت میں ہم تین مسائل کا ذکر کرتے ہیں، جن سے عوام تو بجائے خود رہے، بہت سے خواص بھی بے خبر یا غافل ہیں۔

پہلا مسئلہ

یہ آغاز نماز سے تعلق رکھتا ہے جب آدمی نماز شروع کرتا ہے تو تکبیر تحریمہ (یعنی اللہ اکبر) کہتا ہے یہ تکبیر کہنا نماز کا پہلا رکن اور فرض ہے اور بحالت قیام اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ یعنی کھڑے کھڑے یا کم از کم رکوع تک پہنچنے سے پہلے ختم کر لے۔ یہ جو عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک شخص مسجد میں آتا ہے، آگے جماعت ہو رہی ہے۔ امام رکوع میں ہے وہ شخص رکوع میں جاتے جاتے تکبیر تحریمہ کہہ لیتا ہے۔ اگر اس کی تکبیر رکوع میں پہنچ کر ختم ہوئی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔

امداد الفتاویٰ میں ہے: ’’تکبیر تحریمہ میں قیام فرض ہے۔ یہ جو عادت ہے کہ اللہ اکبر کے ساتھ اوّل ہی سے رکوع میں پہنچ جاتے ہیں، ان لوگوں کی نماز نہیں ہوتی۔‘‘

صحیح طریقہ یہ ہے کہ صف میں کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہے۔ پھر ہاتھ باندھ لے۔ دوبارہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لینا اور رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہنا فرض تو نہیں ہے بلکہ یہ دونوں کام سنت ہیں۔ صرف تکبیر تحریمہ کھڑے کھڑے کہنا فرض ہے۔ لیکن نماز کی تکمیل یوں ہی ہوتی ہے کہ سنتوں پر بھی عمل کیا جائے۔ زیادہ تفصیل کتب فقہ میں ہے۔

دوسرا مسئلہ

نماز میں رکوع سے اٹھ کر کھڑا ہونے کو قومہ کہا جاتا ہے اور پہلے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ اوّل تو بہت سے لوگ رکوع سجود ہی صحیح طرح سے ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں سے چوری کر لیتا ہے۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں کیسے چوری کر لیتا ہے۔ فرمایا: وہ رکوع، سجود پورا نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ)

تعدیل ارکان یعنی رکوع سجود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے اور بعض ائمہ دین نے اسے فرض کہا ہے۔ پھر بہت سے آدمی اگر رکوع سجود صحیح طرح سے ادا کر بھی لیتے ہیں تو قومہ اور جلسہ میں بڑی غفلت سے کام لیتے ہیں۔ رکوع سے ذرا سا سر اٹھایا، سیدھے نہیں ہوتے کہ سجدے میں چلے گئے اور سجدے سے تھوڑا سا سر اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے۔ حدیث شریف میں اس طرح کرنے کو ’’نقر الدیک‘‘ یعنی مرغ کی طرح ٹھونگے مارنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے ایسی نماز کو عبادت تو نہیں کہا جا سکتا۔ پھر لذت خداشناسی کہاں سے میسر آئے؟ ایسی ہی نماز کے بارے میں اقبال مرحوم نے کہا ہے:

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور
ایسے امام سے گزر، ایسی نماز سے گزر

قومہ اور جلسہ کو بہت سے فقہاء نے واجب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر اور شامی میں ہے: اکابر دیوبند میں سے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ ؒ اور بریلوی علماء میں سے صاحب بہار شریعت نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ الغرض! رکوع سے اٹھ کر اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے سے اٹھ کر اطمینان کے ساتھ بیٹھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ تو نماز ناقص رہ جاتی ہے۔

احادیث میں قومہ اور جلسہ کے دوران پڑھنے کے لئے مختلف دعائیں منقول ہیں۔ ہو سکے تو نوافل میں یہ دعائیں بھی پڑھی جائیں۔

تیسرا مسئلہ

نماز سے فارغ ہونے کے لئے آدمی دونوں طرف سلام پھیرتا ہے۔ لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ السلام علیکم میں کس پر سلام کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ درمختار اور شامی میں لکھا ہے کہ لوگوں کے طرز عمل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی منسوخ شریعت کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ جید علماء کے علاوہ نہ کسی کو یہ مسئلہ معلوم ہے نہ اس پر کوئی عمل کرتا ہے۔ مسئلہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

الف...... اگر آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو دائیں بائیں فرشتگان کی نیت کرے۔

ب...... اگر امام ہو تو پہلے دائیں طرف کے مقتدیان اور فرشتوں کی نیت کرے۔ اسی طرح پھر بائیں طرف کے سلام میں نیت کرے اور جو مقتدی اس کے پیچھے برابر میں ہو، اس کو دونوں مرتبہ شامل کرے۔

ج...... اگر مقتدی ہو تو پہلے دائیں طرف کے نمازیوں اور ان کے ساتھ فرشتوں کی نیت کرے، پھر بائیں طرف کے نمازی اور امام چاہے اس سے جس طرف کھڑا ہو اس میں اسے شامل کرے۔

آنحضرتﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز کی پابندی کرے گا، نماز اس کے لئے نور (سچے مسلمان ہونے کا) ثبوت اور قبر حشر میں نجات کا باعث ہوگی اور جو ایسا نہیں کرے گا نماز اس کے لئے نہ نور ہوگی، نہ برہان اور نہ نجات کا سامان۔ وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف (جیسے بدبختوں) کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

آنحضرتﷺ نے یہ چار نام جو لئے ہیں تو محدثین نے ان کی تخصیص کی عجیب وجہ بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ انسان کے لئے یاد خداوندی سے غفلت کا باعث چار چیزیں ہوسکتی ہیں۔

۱...... تخت اور کرسی اقتدار کا گھمنڈ، جیسے کہ فرعون اس کا شکار تھا۔

۲...... مال و دولت کی فراوانی اور یہ سمجھنا کہ میں نے یہ سب کچھ اپنی عقل مندی اور دانائی سے جمع کیا ہے۔ جیسا کہ قارون سمجھتا تھا وہ بے حساب دولت کا مالک تھا اور کہتا تھا: ’’قال انما اوتیتہ علی علم عندی‘‘

۳...... دفتری کام کاج اور منصبی فرائض۔ جیسا کہ ہامان، فرعون کے ایک کارندہ کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

۴...... کاروبار اور کسب معاش کی مصروفیات۔ جیسا کہ ابی ابن خلف مکہ کا ایک مشہور تاجر تھا۔ اب جو شخص ان حیلوں بہانوں سے یاد خداوندی سے غفلت برتتا ہے اسے سوچ لینا چاہئے کہ اس کا حشر کن لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ آخرت کی زندگی کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان دربار خداوندی میں باقاعدگی سے حاضری دیا کرے اور اس کے طور طریقے اور آداب سیکھ کر ان کو بجالایا کرے۔

روزہ کے فضائل ومسائل

مولانا کریم بخش

روزہ کی حقیقت

شریعت مطہرہ میں روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ صبح صادق کے طلوع ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے (جماع کرنے) سے رکے رہنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی روزہ کی نیت کے بغیر (محض اتفاقی یا حادثاتی طور پر) ان امور سے رکا رہا تو یہ روزہ نہیں ہوگا۔ (بدائع الصنائع ج۲ص۷۵)

نفس فرضیت

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک بنیادی رکن ہے۔ جس کی فرضیت قرآن وسنت، اجماع امت اور عقل ودرایت سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ نفس فرضیت کی تین شرائط ہیں: (۱)...... مسلمان ہونا۔ (۲)...... عاقل ہونا۔ (۳)...... بالغ ہونا۔ (بدائع ج۲ص۷۷)

چنانچہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزہ فرض ہے۔

روزہ کی فرضیت کا حکم

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم ۱۰ رشعبان ۲ھ میں نازل ہوا۔ رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے قبل نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ عاشورہ اور ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔

رمضان کا انتخاب کیوں؟

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر روزہ فرض کرنے کے لئے رمضان المبارک کو کیوں منتخب کیا، اس کی اصل حکمت کیا ہے؟ وہ تو اللہ ہی جانتے ہیں۔ لیکن قرآن وسنت کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ اس مبارک مہینے کی بہت ساری ایسی خصوصیات ہیں جو صرف اسی مہینے کے ساتھ خاص ہیں۔ کسی دوسرے مہینے کو وہ خصوصیات حاصل نہیں۔ مثلاً:

۱...... اس مہینے میں تمام آسمانی کتابیں اور صحائف کا نزول ہوا۔ خاص طور پر قرآن مجید کا نزول۔ تو خود ہی قرآن نے ہمیں بتایا ہے: ’’شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن (البقرة:۱۸۵)‘‘
تفسیر مظہری میں ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل

ہوئے جو تعداد میں دس تھے۔ سات سو سال بعد چھ رمضان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت کا نزول ہوا۔ پانچ سو سال بعد حضرت داؤد علیہ السلام پر ۱۳؍رمضان کو زبور کا نزول ہوا۔ نزول زبور سے بارہ سو سال بعد ۱۸؍رمضان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کا نزول ہوا۔ نزول انجیل کے پورے چھ سو سال بعد ۲۴؍رمضان المبارک کو لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر پورے قرآن کریم کا نزول ہوا اور اسی ماہ کی اسی تاریخ کو خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ (تفسیر مظہری ج۲ص۱۸۱، روح المعانی ج۲ص۶۱)

۲...... دوسری خصوصیت یہ ہے کہ نوافل کا درجہ فرائض کے برابر اور ایک فرض کا درجہ ستر فرائض کے برابر اسی ماہ میں ہوجاتا ہے۔

۳...... تیسری خصوصیت یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں سرکش شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر کے جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔

۴...... چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں اس امت کو ایسی دی ہیں جو پہلے کسی بھی امت کو نہیں دیں، وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:

(۱)...... روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲)...... افطار کے وقت مچھلیاں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

(۳)......روزہ داروں کے لئے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے۔

(۴)...... رمضان میں سرکش شیاطین بند کردیئے جاتے ہیں تاکہ روزہ دار رمضان میں ان برائیوں تک نہ جاسکیں، جہاں غیر رمضان میں جاتے ہیں۔

(۵)...... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

رمضان کے مہینے میں روزہ فرض کرنے کی وجہ

رمضان المبارک کا مہینہ برکت والا مہینہ ہے۔ اس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ بلکہ تمام آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ لہٰذا یہ مہینہ اللہ کی برکات نازل ہونے کا سبب ہے۔ اس لئے اس میں روزہ رکھنے سے روزے کا اصل مقصد جو ’’لعلکم تتقون‘‘ میں موجود ہے۔ کامل طور پر پایا جاتا ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں ص ۱۴۵، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)

روزہ دار کی فضیلت

رمضان المبارک کے مہینے کی برکات اتنی زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ

دار کی بخشش اور مغفرت کے لئے ہواؤں میں پرندے، بلوں میں چیونٹیاں اور پانی میں مچھلیاں دعائیں کیا کرتی ہیں اور جب روزہ دار آدمی دعائیں کرتا ہے تو اللہ کے فرشتے اس کی دعاؤں پر لبیک اور آمین کہا کرتے ہیں۔ (کنزالعمال ج۸ص۴۵۵، رقم الحدیث:۲۳۶۳۰، الترغیب والترہیب ج۲ص۲۱۴،۲۱۵،۲۲۳)

روزہ فرض ہے

۱...... رمضان المبارک کے روزے فرض عین ہیں۔ ان کی فرضیت کتاب اللہ، سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ (بدائع الصنائع ج۲ص۷۵)

۲...... رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور فرضیت کے ماننے کے باوجود روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ (ایضاً)

روزہ کے مقاصد

۱...... روزے کا اصل مقصد اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا ہے جو ہر حال میں ضروری ہے۔

۲...... ہمارے اندر پرہیزگاری پیدا کرنے کے لئے روزے فرض کئے گئے۔ جیسے ماں بعض اوقات اپنے بچے کو کوئی چیز کھانے نہیں دیتی۔ اس لئے کہ اس میں بچے کا فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً بچے کا جی چاہا کہ میں برف کا گولا کھاؤں، ماں نہیں دیتی۔ اس ماں کو بچے کے ساتھ کوئی دشمنی تو نہیں ہوتی۔ ماں بچے کو محروم نہیں رکھنا چاہتی۔ ماں بچے کو رلانا پسند نہیں کرتی۔ لیکن اس میں بچے کا اپنا فائدہ ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو حکم دیا ہے کہ روزہ رکھیں اس میں روزہ دار ہی کا فائدہ ہے۔

۳...... ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ ایک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں جسم سے خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔

آج کل یورپ وغیرہ میں کینسر جیسی موذی بیماریوں کے علاج کے لئے ڈاکٹروں نے روزوں (فاقوں) کے ہسپتال کھولے ہیں۔

معمولات نبوی ﷺ

۱...... حضرات صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے۔ پہلی بات آپ ﷺ عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ ﷺ کی عام دنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔ تاہم رمضان المبارک میں آپ کی عبادت پہلے سے بھی زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔

۲...... دوسری بات آپ ﷺ اللہ رب العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے، اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے۔ یعنی بہت کھلے دل کے ساتھ صدقہ وخیرات فرماتے تھے۔

۳...... تیسری بات آپ ﷺ مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔

رمضان میں شیاطین قید ہو جاتے ہیں

’’اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین ‘‘ ماہ رمضان شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’للصائم فرحتان فرحة عند فطرہٖ وفرحة عند لقاء ربه‘‘

(جمع الفوائد ج۱ص۴۰۵، الترغیب والترہیب ج۲ص۲۰۳)

روزہ دار آدمی کے لئے دو خوشیاں ہیں، جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ اس وقت بھی اس کو خوشی ملتی ہے۔ (اللہ کے حکم پر عمل ہوا) اور قیامت کے دن وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت بھی خوشی عطاء کریں گے۔ (اور یہ سب سے بڑی نعمت ہے)

روزہ دار کے لئے جنت کا مخصوص دروازہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’ان فی الجنة بابا یقال له الریان یدخل منه الصائمون یوم القیٰمة لا یدخل معهم احد غیرهم یقال این الصائمون فیدخلون منه فاذا دخل اخرهم اغلق فلم یدخل منه احد‘‘ (صحیح البخاری کتاب الصوم ج۱ص۲۵۴، صحیح مسلم باب فضل الصیام ج۱ص۳۶۴)

’’جنت کا ایک دروازہ اس کا نام ’’ریان‘‘ ہے۔ قیامت کے دن اس گیٹ سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی بندہ اس دروازے سے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ آواز دی جائے گی کہ روزہ رکھنے والے کہاں ہیں؟ روزہ دار کھڑے ہو جائیں گے اور اس دروازے سے داخل ہو جائیں گے۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔‘‘

روزہ توڑنے پر وعید

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’من افطر یوماً من رمضان فی غیر رخصة رخصها الله له لم یقض عنه صیام الدهر‘‘ (سنن ابی داؤد ج۱ص۳۳۳، جامع الترمذی ج۱ص۱۵۳، سنن ابن ماجہ ص۱۲۰)

’’جو شخص (قصداً) بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کا روزہ افطار کردے، غیر رمضان میں چاہے عمر بھر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہوسکتے۔‘‘

جبرائیل علیہ السلام کی بددعا

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر نبی کریم ﷺ کے سامنے بددعا کی: ’’قال: یا محمد! من ادرک رمضان فلم یغفرلہ فابعدہ اللہ فقلت اٰمین‘‘ (الترغیب والترہیب ج۲ ص۵۷، رقم الحدیث:۱۴۸)

’’اے اللہ کے نبی! وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنی مغفرت نہ کروائی۔‘‘ نبی پاک ﷺ نے اس پر آمین کی مہر لگادی۔ اوّل تو ایک مقرب فرشتے کی بددعا ہی کافی تھی۔ لیکن ہمارے آقا ﷺ نے آمین کی مہر لگا کر اس کی تاکید میں اضافہ کردیا کہ جو آدمی رمضان کا مہینہ پائے اور مغفرت نہ کروائے تو اس کے ہلاک ہونے میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔

سحری کھانا سنت ہے

سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے۔ کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔ (ردالمختار مع الدر ج۲ ص۴۱۹)

سحری کا مسنون وقت

۱...... روزہ دار کو رات کے آخری حصے میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون ہے۔ آدھی رات کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن بالکل آخری رات میں کھانا افضل اور زیادہ ثواب ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

۲...... فقہاء کرام نے سحری کے وقت کے بارے میں لکھا ہے کہ پوری رات کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے آخری حصے میں سحری کھائی جائے۔ مثلاً غروب آفتاب سے صبح صادق تک بارہ گھنٹے ہیں تو آخری کے دو گھنٹے سحری کھائیں اور ان میں بھی تاخیر بہتر ہے۔ تاکہ بدن میں چستی اور قوت قائم رہے اور فجر کی جماعت قضا نہ ہو اور شروع میں خالی پیٹ تہجد پڑھنے کا نادر موقع مل جائے۔

(شامی ج۲ ص۴۱۹، ایچ ایم سعید کمپنی)

افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

’’اللّٰھم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت‘‘

دوسرے الفاظ بھی ثابت ہیں، جو بھی پڑھ لیں مستحب ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۰)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے

کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے۔ یا اگر کوئی میٹھی چیز ہو تو اس سے کھولے، وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے: ''کان یفطر علی رطبات قبل ان یصلی فان لم تکن رطبات فتمرات فان لم تکن تمرات حسا حسوات من ماء'' (سنن ابی داؤد، باب ما یفطر علیہ ج۱ص۳۲۸)

بعض لوگ نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں۔ یہ غلط عقیدہ ہے۔

رمضان المبارک میں مغرب کی جماعت تاخیر سے کرانا

مسئلہ: رمضان المبارک میں مغرب کی اذان کے بعد جماعت میں اتنی تاخیر بہتر ہے کہ اطمینان کے ساتھ روزہ دار کھا پی کر جماعت میں شرکت کر سکے۔ لہٰذا اذان کے بعد دس بارہ منٹ تاخیر افضل ہے۔ غیر رمضان میں یہ حکم نہیں ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم)

رمضان المبارک میں فجر کی جماعت جلدی کرانا

مسئلہ: رمضان المبارک میں فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لئے کہ اوّل وقت میں زیادہ لوگ جماعت میں شرکت کرتے ہیں اور اگر خوب روشنی ہونے کے بعد پڑھی جائے تو بہت سے لوگوں کی جماعت چھوٹ جاتی ہے۔

روزہ کی حالت میں وکس استعمال کرنا

روزہ کے دوران جسم کے بیرونی حصے میں ''وکس'' لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ البتہ گرم پانی میں ''وکس'' ڈال کر بھاپ لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (شامی ج۲ص۳۹۵)

روزہ کی حالت میں وینٹولین استعمال کرنا

دمہ کے مریض کے لئے روزے کے دوران انہلر یا وینٹولین لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ کیونکہ اس میں لیکویڈ دوائی ہوتی ہے جو پمپ کرنے کی صورت میں اندر جاتی ہے اور دوائی اندر جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور قضا لازم ہوگی۔ اس لئے ایسے افراد جب تک وینٹولین کے استعمال کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتے وہ روزہ نہ رکھیں۔ جب اس کے بغیر روزہ رکھنا ممکن ہو تو روزہ رکھیں اور فوت شدہ روزوں کی قضا کریں۔ (الدر المختار ج۲ص۳۹۵)

مسواک

مسواک جیسے بغیر روزہ کے ہر وضو میں سنت ہے۔ یونہی روزہ میں بھی سنت ہے۔ خواہ صبح استعمال

کی جائے یا شام کو اور خواہ تر ہو یا خشک۔ مسواک کرتے ہوئے اس کا کوئی ریشہ بے اختیار حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (درالمختار ج۲ص۴۱۹)

کلی وغیرہ

اسی طرح وضو کی ضرورت کے بغیر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، غسل کرنا، گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا بلا کراہت جائز ہے۔ جب کہ مقصد صرف ٹھنڈک حاصل کرنا ہو۔ بے صبری اور پریشانی ظاہر کرنے کے لئے یہ کام مکروہ ہے۔ (درالمختار ج۲ص۴۱۹، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۳۷۲)

انجکشن

انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس لئے کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اور خون کے ساتھ شریانوں یا وریدوں میں اس کا سریان ہوتا ہے۔ جوف دماغ یا جوف بطن میں دوا نہیں پہنچتی۔ اگر پہنچتی بھی ہے تو وریدوں اور مسامات کے ذریعہ پہنچتی ہے اور فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں بذریعہ منفذ اصلی پہنچنا ضروری ہے۔ مطلقاً کسی عضو کے جوف میں یا عروق (شریانوں یا وریدوں) کے جوف میں پہنچنا مفسد صوم نہیں۔ لہٰذا انجکشن کے ذریعے سے جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج۲ص۱۴۵، امداد المفتیین ص۴۸۹)

روزہ میں گلوکوز (انسولین) کا حکم

روزہ میں انجکشن کی طرح گلوکوز (انسولین) چڑھانے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ محمودیہ)

(ملخص از: مواعظ رمضان المبارک)

مولانا مفتی محمد قاسم و بھائی محمد حامد ٹوبہ کو صدمہ

جامعہ دارالعلوم ٹوبہ ٹیک سنگھ کے استاذ، جامع مسجد قاسمیہ فیض کالونی کے امام وخطیب مفتی محمد قاسم امین کے والد گرامی جناب محمد سلیم مرحوم ۲۰؍اپریل، بروز جمعرات کو ایک عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد بارگاہ ایزدی میں جا پہنچے۔ مرحوم انتہائی مشفق مہربان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون متکلم تھے۔ ان کا جنازہ گئوشالہ قبرستان میں ہوا۔ جس میں مذہبی وسیاسی شخصیات، علماء کرام، طلباء عظام اور دیگر معززین حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ چک نمبر ۲۴۷ گ، ب کے ذمہ دار بھائی محمد حامد کے والد گرامی بھی گزشتہ روز انتقال فرماگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کی طرف سے جامعہ ربانیہ، جامعہ حسینؓ ابن علیؓ پھلور، العصر تعلیمی مرکز پیرمحل، جامعہ امداد العلوم رجانہ، نیم والی مسجد کمالیہ جامعہ امدادیہ گوجرہ ودیگر مدارس ومساجد میں قرآن خوانی اور دعاء خیر کا اہتمام کیا گیا۔

شب قدر میں برکات کے حصول کا طریقہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ

ستائیسویں رات عام طور پر شب قدر کی رات کہلاتی ہے۔ یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ شب قدر کی رات کون سی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں۔ عام طور پر علماء کرام کا رجحان یہ ہے کہ ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے۔ بہر حال شب قدر خواہ کوئی سی رات ہو، دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکتیں ہمیں نصیب فرمائے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ: میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اگر میں شب قدر کو پالوں تو کیا مانگوں؟۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ رب العزت سے یہ کہنا: ’’اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی‘‘ ﴿یا اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے بھی معاف کردیجئے۔﴾ (مشکوٰۃ:ص۱۸۲)

شب قدر کا چاہے ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ لیکن وہ ہم پر گزرے گی اور اپنی رحمتیں و برکتیں بکھیر کر جائے گی۔ ہمیں اس کا پتہ ہونا ضروری نہیں۔ پتہ اس دن چلے گا جس دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہم پر اس شب مبارک کی وجہ سے انعامات ہوں گے۔ بہر حال اس شب کی دعا میں رسول اللہ ﷺ نے یہ تلقین فرمائی کہ اللہ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔ جب کہ مخلوق انتقام لینا چاہتی ہے اور انتقام کو پسند کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ: ’’تخلقوا باخلاق اللہ‘‘ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپناؤ۔ اگر ہم اللہ سے معافی کے طالب ہیں تو لازم ہے کہ ہم بھی تمام لوگوں کو معاف کردیں۔ آج سے لوگوں کے تمام کھاتے بے باق کردیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کی بخشش اس رات میں بھی نہیں فرماتے۔ رمضان المبارک کی ہر رات میں دس لاکھ ایسے آدمیوں کی بخشش کی جاتی ہے کہ جن پر جہنم واجب ہوچکی تھی۔ ان سے فرمادیا جاتا ہے کہ جاؤ! آزاد کیا۔ اللہ اکبر! اتنے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں گویا رحمت الٰہی کا سیلاب ہے جو بندوں کے گناہوں کو بہا کرلے جاتا ہے۔ لیکن چار آدمیوں کی بخشش رمضان المبارک کی عام راتوں میں کیا، شب قدر میں بھی نہیں ہوتی۔ بھائی! ان سے بڑھ کر بدقسمت کون ہوگا۔ شب قدر میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے معافی کا عام اعلان کیا جارہا ہے۔ ان کی بخشش نہیں ہورہی۔ وہ چار کون ہیں؟

ایک تو شراب کا عادی۔ ایسا بلانوش کہ جس نے شراب سے توبہ نہ کی ہو اور نہ اس گناہ سے توبہ

کرنے کی اس کو توفیق ہوئی ہو۔ کیونکہ شراب اتنی گندی چیز ہے کہ دل کو گندہ کر دیتی ہے۔ جس طرح پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔ اسی طرح شراب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ لوگ پیشاب سے تو گھن کرتے ہیں مگر اس شراب، خانہ خراب سے گھن نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ ام الخبائث ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ کسی بدمعاشوں کے ٹولے میں پھنس گیا تھا۔ اس کو مجبور کیا گیا کہ یہ بچہ ہے اس کو قتل کرو، یا یہ عورت ہے اس کے ساتھ بدکاری کرو، یا کم سے کم درجہ میں شراب ہے یہ پی لو، ورنہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ اب یہ پریشان ہوئے کہ یا اللہ! جان بچانے کے لئے کیا صورت اختیار کروں؟ انہوں نے سوچا کہ ان تینوں کاموں میں شراب پینا سب سے ہلکا کام ہے اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ جو شخص دو برائیوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے پر مجبور کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ سب سے کم درجہ کی برائی کو اختیار کرے۔ یہ سوچ کر انہوں نے اس شراب کو اختیار کرلیا۔ شراب بڑی تیز تھی۔ پینے کے بعد مدہوش ہوگئے۔ مدہوشی کے عالم میں بچے کو بھی قتل کر دیا اور زنا کا ارتکاب بھی کیا۔ تینوں کام مکمل ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں۔ واقعی یہ ام الخبائث ہے۔ عقل وخرد اور ہوش وحواس کی دشمن ہے۔ جو لوگ اس رات میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کے طالب ہوں وہ اس ام الخبائث سے توبہ کرلیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ شراب پینے سے چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

دوسرا وہ آدمی جس کی مغفرت نہیں ہوتی وہ والدین کا نافرمان ہے۔ یہ والدین کی نافرمانی بھی بڑی عجیب چیز ہے۔ آدمی کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ میرے والدین اگر نہ ہوتے تو میرا وجود نہ ہوتا۔ میرے وجود کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے والدین کو بنایا۔ اب جن والدین کو ہمارے وجود کا ذریعہ بنا گیا یہ انہی والدین کا مخالف ہے۔ انہی کا دشمن ہے۔ انہی کا نافرمان ہے۔ ماں نے نو ماہ کم وبیش اس کو پیٹ میں رکھا۔ جس حالت میں رکھا اور پھر جس حالت میں اس کو جنم دیا وہ اس سے پوچھو۔ پھر دو سال تک اسے اپنے جگر کا خون پلایا۔ جس کو دودھ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے خون جگر کو دودھ میں تبدیل فرمادیتے ہیں۔ اس کی سردی وگرمی کا، اس کی ضروریات کا، احساس کیا۔ اس کو سوکھے میں لٹایا، خود گیلے میں لیٹی۔ صاحب بہادر بیمار ہوگئے تو ماں باپ دونوں نے اس کو ہاتھوں میں لے کر رات آنکھوں پر کاٹی۔ والدین کا اتنا حق ہے کہ اولاد کسی صورت میں اس حق کو ادا نہیں کرسکتی۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے والد کا حق کس طرح ادا کرسکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں! والد کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ صرف ایک صورت ہے کہ وہ غلام ہو تو اس کو خرید کر آزاد کردے۔ تو کسی درجہ میں والد کا حق ادا ہو جائے گا۔ والدین کے اتنے احسانات ہیں اولاد پر کہ ان کا بدلہ چکانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ایک صاحب نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ تیری جنت ہیں یا تیری دوزخ ہیں۔ (مشکوٰۃ:ص۴۲۱)

تیسرا شخص قطع رحمی کرنے والا ہے۔ جس نے اپنے عزیز رشتہ داروں سے قطع تعلق کر رکھا ہو۔ قطع

رحمی کا وبال اتنا سخت ہے کہ حدیث شریف میں ہے:''لا یدخل الجنة قاطع '' ﴿قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔﴾ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ جنت سے بھی محروم کردیتا ہے۔ چوتھا وہ آدمی جس کے دل میں کسی مسلمان کی جانب سے کینہ ہو۔ ایسے لوگوں کی مغفرت بھی اس رات میں نہیں ہوتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جنت میں ناپاک لوگ نہیں جائیں گے۔ صرف پاک لوگ جائیں گے۔ پاک ہونے کی آسان صورت یہ ہے کہ توبہ کرلو۔ اسی (۸۰) سال کا کافر، مشرک و بے ایمان سچے دل سے تائب ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے انتظار میں ہیں کہ بندہ آئے، آکر توبہ کرے اور میں اس کے گناہ معاف کروں۔ حق تعالیٰ شانہ کو بندے کی توبہ سے اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک مسافر سفر پر جارہا تھا۔ صحرا کا سفر تھا۔ اس کی سواری کے اونٹ پر اس کا توشہ لدا ہوا تھا۔ دوپہر کا وقت ہوا تو سواری کو باندھ کر ایک درخت کے سائے میں ذرا ستانے کے لئے لیٹ گیا۔ آنکھ کھلی تو اونٹ غائب تھا۔ ادھر ادھر دیکھا مگر کہیں اس کا سراغ نہیں ملا۔ اب بیاباں ہے، جنگل ہے، صحرا ہے، ریگستان ہے۔ اس میں سفر کرنا ممکن نہیں۔ اس نے سوچا کہ باہر نکل کر ریگستان کے صحرا میں چلوں گا تو تڑپ تڑپ کر بھوک پیاس سے مرجاؤں گا۔ بہتر ہے کہ درخت کے سائے میں ہی مرجاؤں۔ مرنے کی نیت سے اسی درخت کے سائے میں پھر آکر لیٹ گیا کہ اب تو موت سامنے آگئی۔ ذرا سی اس کی آنکھ لگ گئی۔ آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہی اونٹ اس کے سامنے موجود ہے۔ اوپر توشہ اور ساز و سامان بھی سارا موجود ہے۔ اس کو اتنی مسرت اور خوشی ہوئی کہ بے اختیار کہنے لگا کہ:

''اللھم انت عبدی و انا ربک'' ﴿اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔﴾

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:''اخطاء من شدة الفرح'' کہ اس کو اتنی خوشی ہوئی کہ اس غریب کو یہ بھی خیال نہ رہا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ الٹ معاملہ کردیا۔ کہنا تو یہ تھا کہ یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں۔ تو میرا رب ہے۔ آپ نے مہربانی فرمائی کہ میرا اونٹ واپس فرمادیا۔ تو آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس آدمی کو اتنی خوشی ہوئی کہ خوشی سے پاگل ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم کرلیا جائے۔ گناہوں سے توبہ کرلی جائے۔ گناہ تو ہم سے پھر بھی ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے سرکشی نہ کرو۔ خدانخواستہ غلطی ہوجائے تو فوراً توبہ کرلو۔ گناہوں کے میل پر توبہ کا صابن لگاتے رہو۔ تاکہ بارہ الٰہی میں ایمان کا دامن داغدار نہ لے جاؤ۔ حق تعالیٰ شانہ توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

(ماخوذ: لیلۃ القدر کی برکات اور اس کے حصول کا طریقہ)

آخرت کی کہانی ...... انسان کی زبانی

آخری قسط

مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ملک الموت آدمی کی صورت اختیار کر کے حاضر ہوا۔ ایک وزیر حضرت کے پاس بیٹھا تھا۔ ملک الموت نے کئی بار وزیر کو دیکھا۔ جب ملک الموت چلے گئے تو وزیر نے پوچھا حضرت یہ کون تھا؟ فرمایا عزرائیل۔ وزیر نے کہا اس کے بار بار دیکھنے سے خوف پیدا ہوا۔ آپ ابھی ہوا کو حکم دو کہ مجھے اپنے وطن بوماس جزیرہ میں پہنچا دے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ آن کی آن میں خدا کی شان وزیر با تدبیر وطن پہنچا۔ ابھی گھر کی دہلیز پر قدم رکھا تھا، ملک الموت نے جان قبض کر لی۔ دوسری ملاقات میں سلیمان کے دریافت فرمانے پر ملک الموت کا جواب۔ فرمایا کہ میں حیران تھا کہ مجھے حکم ہوا کہ اس وزیر کی جان جزیرہ بوماس میں قبض کرنی ہے اور یہ یہاں آپ کے پاس تھے۔ مگر حکم پورا ہو گیا ۔

دو چیز آدمی راستا نند بزور یکے آب و دانہ دگر خاک گور

مثل مشہور ہے: ''پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''

حکایت: ایک ہرن کی دائیں آنکھ ضائع ہوگئی۔ ہمیشہ دریا کے کنارے رہتا تھا۔ ضائع شدہ آنکھ دریا کی طرف کر کے چلتا تھا تاکہ خطرہ نہ رہے۔ اچانک کوئی شکاری کشتی میں جا رہا تھا۔ اس نے گولی ماری، ہرن کا کام تمام کر دیا۔ یاد رکھو زندگی آفت میں ہر وقت گھری کسی حالت میں بچنا محال ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے ۔

نہ پوچھو میری انتہاء موت ہے وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

حکایت: ملکہ الزبتھ اوّل نے کہا تھا جب کہ موت میں گھری ہوئی تھی کہ مجھے کوئی ڈاکٹر موت کے منہ سے بچائے۔ ایک منٹ کی قیمت ایک لاکھ روپیہ دوں گی۔ مگر ڈاکٹر بے بس تھے۔ کوئی بھی نہ بچا سکا۔ سب ہار گئے۔ اسی دن چل بسی۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے نہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

تخت آراء تھا جو کل وہ آج زیر خاک ہے عالم فانی کا منظر کتنا عبرتناک ہے

حکایت: حضرت حسن بصری جواہرات کی تجارت کیا کرتے تھے۔ پھرتے پھراتے روم پہنچے۔ کیا دیکھا کہ وزراء کی بیگمات، لونڈیاں، فوج سب کہیں جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا آج جشن ہے یا بے وطن ہو کر جا رہے ہو؟ وزیر نے کہا ہمارے ساتھ چلو۔ ایک جنگل میں پہنچے۔ وہاں ایک خیمہ ایستادہ ہے۔ نہایت شاندار خیمہ۔ پہلے لشکر مسلح نے طواف کیا اور روتے رہے۔ پھر حکماء فلاسفروں نے، پھر لونڈیوں نے، پھر شاہی

بیگمات نے، پھر وزیروں نے، آخر میں بادشاہ نے طواف کیا۔ اندر گیا بصد رنج وملال، یاس وحسرت پریشان روتا ہوا سر جھکائے باہر نکلا۔ کچھ آہستہ آہستہ بادشاہ کہتا رہا۔ حسن بصری ؒ نے ماجرا پوچھا کہ کیا ہے؟ وزیر نے کہا یہ نوجوان لڑکا بادشاہ کا فوت ہوگیا۔ ہر سال پورا لشکر یونہی مع بادشاہ اس کی قبر پر آتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ بے نیاز کے قبضہ میں فرزند ہے۔ اے عزیز بچہ! اگر میرے اختیار میں ذرہ برابر زندہ کرنے کا امکان ہوتا تو ہم سعی وبلیغ کرتے۔ سب مال، ملک اور دولت نثار کردیتے۔ مگر تیری ایک بار ملاقات ہوجاتی۔ ہم ہار گئے۔ ہماری طاقت ہیچ ہے، جو ایسی ذات کے قبضہ میں ہے جو بے نیاز ذات ہے۔

حضرت حسن بصری ؒ پر اتنا اثر ہوا کہ سب کاروبار چھوڑ کر بصرہ واپس آئے اور تمام جواہرات فی سبیل اللہ غرباء میں تقسیم کردیئے۔ دنیا ترک کردی اور گوشہ نشین ہوگئے۔ ستر سال اللہ اللہ میں گزارے۔ ولی کامل بن کر دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

حکایت: حضرت بہلول ؒ نے گھر میں قبر کھدوار کھی تھی۔ روزانہ صبح وشام اس میں جاکر سوجاتے، روتے اور فرماتے یہ تیرا اصلی گھر ہے۔ بہلول ؒ یہ بھی ملے گا یا نہیں۔ یاد موت اور فکر آخرت پر نظر تھی۔

حکایت: ایک ولی کامل نے آبادی چھوڑ کر قبرستان میں ڈیرہ لگایا۔ لوگوں نے پوچھا حضرت آبادی میں چلو وہاں انسان آباد ہیں۔ چہل پہل ہے۔ آمدورفت ہے۔ ماحول ہے۔ گھر بار ہے۔ رہن سہن ہے۔ اہل وعیال ہے۔ دھن دولت اور مال ہے۔ ولی نے فرمایا دیکھتے نہیں کہ ہر شہر والا اک اک ہوکر یہاں پہنچ رہا ہے۔ وہاں نہ رہوں جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا ؎

زندگی ہے کش مکش موت ہے کامل سکوت
شہر ہے شور و غوغا مقبرہ خاموش ہے

فرمایا شہر میں لوگ دھکے دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہٹ جا رستہ دے، اندھا ہے۔ یہ کرو، وہ کرو، کون ہے، کیوں آئے، کیا کام کرتے ہو، کہاں رہتے ہو۔ مگر یہاں ایسے لوگ ہیں جو رنج وتکلیف نہیں پہنچاتے۔ سوئے تو اٹھے نہیں۔ ایسے چپ ہیں کہ بولتے نہیں۔ گم ہوئے تو نظر نہ آئے، قبر کی مٹی میں گئے تو کپڑے نہیں بدلے۔ جنگل میں گئے تو گھر واپس نہ آئے۔ پس دوستو! مجھے یہی جگہ، یہی ماحول اور یہی دوست پسند ہیں۔

حکایت: حضرت نوح علیہ السلام سے عزرائیل نے پوچھا آپ کی عمر تمام پیغمبروں سے زیادہ ہوئی ہے یعنی تقریباً ۹۵۰ سال۔ آپ نے دنیا کو کیسے پایا، کچھ یاد بھی ہے کہ دنیا میں کتنی مدت قیام فرمایا۔ فرمایا ایک مکان کے دو دروازے ہیں۔ ایک سے داخل ہوا، دوسرے سے نکل آیا۔ بس اتنا یاد ہے قدرت نے عمر کی زیادتی کی حد مقرر فرمائی مگر کمی کی کوئی حد نہیں ہے۔

ہر کام کو ہے ہر وقت نے گھیرا
پر نہیں اے موت وقت مقرر تیرا

اے انسان! ایسی زندگی گزار کہ جب تو دنیا سے رخصت ہو تو تیرے لوگ محاسن بیان کریں۔ مولانا روم ﷫ فرماتے ہیں:

یاد داری بوقت زادن تو
ہمہ خنداں بودند تو گریاں
ہم چناں زی بوقت مردن تو
ہمہ گریاں بوند تو خنداں

یعنی اے انسان! جب تو پیدا ہوا تو روتا ہوا آیا۔ تیرے ماں باپ دوست واحباب تیرے پیدا ہونے کے وقت خوشی منا رہے تھے۔ اب دنیا میں ایسی زندگی گزار کے لوگ تیرے فراق میں اشکبار ہوں اور تو ہنستا ہوا اس جہان فانی سے رخصت ہو۔ حدیث قدسی بھی ہے: ''انا عند ظن عبدی بی'' ﴿بندہ جیسے گمان کرے گا ویسے اللہ کو پائے گا۔﴾

اگر روتا ہوا آئے تو ہنستا ہوا جائے۔ علامہ اقبال ﷫ فرماتے ہیں ؂

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آمد تبسم برلب اوست

حدیث نبوی ﷺ ہے: ''علی ما تموتون تحشرون'' ﴿جس حالت میں موت آئے گی اسی حالت میں اٹھائے جاؤ گے۔﴾

''انما الاعمال بالنیات والعبرۃ بالخواتیم'' ﴿اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ خاتمہ بالخیر ہے تو خیر، ورنہ خیر کہاں۔﴾

فاروق اعظم ﷜ والی دعا یاد کرو۔ فرماتے ہیں: ''اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد حبیبک محمد ﷺ'' جس کا خاتمہ کلمہ پر ہو اچ گیا، کامیاب ہو گیا۔ ناجی بامراد ہے۔ جہنم سے آزاد ہے۔ آباد، شاد ہے۔ ورنہ برباد ہے، ناشاد ہے، نامراد ہے۔

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے
ہاتھ سے گر کر جام ٹوٹ گیا

دنیا کی عجیب کیفیت ہے۔ کوئی آ رہا ہے، کوئی جا رہا ہے، کوئی شادماں ہے، کوئی پریشان ہے، کسی کے لئے حیات، کسی کے لئے موت ہے، کسی کا شاندار مکان ہے، کوئی قبر کا مہمان ہے، کوئی مسرور ہے، کوئی رنجور ہے۔ اے انسان! چارروزہ زندگی پر مغرور نہ ہو، حقیقت یہ ہے:

حشر تک زیر زمین دو روز بالائے زمیں
دنیا میں تعمیر کی حاجت نہیں
زندگی ہے علامت مرگ کی اے غافلو
اور کچھ اس خواب کی تعبیر کی حاجت نہیں

ہر آن ہر وقت ہر لحہ یہ اعلان ہو رہا ہے ؂

اے بے خبر حیات کا کیا اعتبار ہے
ہر وقت موت سر پر بشر کے سوار ہے

کسی کو موت کا علم نہیں۔ کب، کہاں اور کیسے آئے گی۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

روزانہ فرشتہ اللہ کی طرف سے پکار پکار کر ندا کرتا ہے:

الا یا ساکن القصر المعلّٰی
ستدفن عن قریب فی التراب

خبردار اے محلات میں رہنے والے
عنقریب تو مٹی میں دفن ہوگا

لہ ملک ینادی کل یوم
لدوا للموت وابنوا للخراب

ہر روز فرشتہ اعمال کہتا ہے، آہ بچے مریں گے اور تعمیرات خراب وتباہ ہوں گی۔ اے غافل! تو ہنس رہا ہے، تیرا کفن تیار ہو چکا ہے۔ تیری قبر اندھیرے میں ہے۔

صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی کی رحلت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے سینئر نائب امیر صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی ۹ر اپریل ۲۰۱۷ء بروز اتوار ہزاروں سوگوار چھوڑ کر دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

قاری صاحب مرحوم ہزارہ کی معروف شخصیت مولانا محمد ایوب الہاشمی کے فرزند و جانشین تھے۔ مولانا محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں نمایاں کردار ادا کیا اور ۱۹۸۶ء سے لے کر تادم زیست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کی سرپرستی فرماتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی جانشینی کے حقدار صاحبزدہ قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی ہی قرار پائے۔ قاری صاحب مرحوم نے اپنے والد گرامی کی عظیم روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام سرگرمیوں اور تحریکوں میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ ختم نبوت کے تمام پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر شرکت کی۔ نئے نوجوان کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے۔

قاری صاحب مرحوم سکول ٹیچر تھے۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ سے قبل ہی زندگی سے ریٹائرمنٹ کا پروانہ مل گیا۔ زندگی کے آخری چند ایام علیل رہ کر ہسپتال میں وصال فرمایا۔ ان کی دینی خدمات کے پیش نظر عوام کا ایک جم غفیر جنازے پر امنڈ آیا۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اپنے والدین کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین!

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:14

ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

آپ ﷺ کے قاصدوں کا نام

۱...... حضرت عثمان بن عفانؓ کو حدیبیہ والے سال اہل مکہ کی طرف اپنا قاصد بنا کر روانہ فرمایا۔

۲...... حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ کو ہدیہ دے کر حضرت ابوسفیان بن حربؓ (جو اس وقت مسلمان نہیں تھے) کی طرف مکہ مکرمہ بھیجا۔

۳...... حضرت عروہ بن مسعود ثقفیؓ کو ان کی قوم کی جانب طائف بھیجا تا کہ انہیں اسلام کا پیغام دے دیں۔

۴...... اور یمن کے قبیلہ ذوکلاع اور ذی رعین کی طرف حضرت جریر بن عبداللہؓ کو قاصد بنا کر روانہ فرمایا۔

۵...... اسی طرح یمن کے قبائل مختلفہ کی جانب وبر بن یحنسؓ کو بھیجا۔ بعض نے ان کا نام وبر بن مخفی العلفانیؓ اور بعض نے ان کا نام مخشی بن وبرہؓ۔ جب کہ بعض نے حنیس الازدیؓ ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم!

۶...... اور حضرت حبیب بن زید بن عاصمؓ کو مسیلمۃ الکذاب کی طرف قاصد بنا کر بھیجا تو مسیلمہ ملعون نے حضرت حبیب بن زیدؓ کو بڑی بے رحمی و بے دردی سے قتل کر دیا۔

۷...... حضرت سلیط بن سلیطؓ کو اہل یمامہ کی جانب قاصد بنا کر روانہ فرمایا۔

۸...... اور حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ کو کسریٰ کی طرف قاصد بنا کر بھیجا۔

۹...... اور حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبیؓ کو قیصر روم کی جانب روانہ فرمایا۔

۱۰...... اور حضرت شجاع بن ابی وہب الاسدیؓ کو غسان کے سردار حارث بن ابی شمر یا جبلہ بن ایہم کی طرف اپنا قاصد بنا کر بھیجا۔

۱۱...... اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کی جانب دعوت اسلام اور معاہدات کے لئے روانہ فرمایا۔

۱۲...... اور حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ کو شاہ حبشہ نجاشیؒ کی طرف اپنا قاصد بنا کر روانہ فرمایا۔

زکوٰۃ وصدقات کی وصولی پر مقرر عاملین کے نام

نبی کریم ﷺ نے جن مصدقین وعاملین کو مختلف قبائل کی طرف روانہ فرمایا ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں: (۱)...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ''بنو کلب'' کی طرف صدقات کی وصولی کے لئے روانہ

فرمایا۔(۲)......حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو ’’قبیلہ طی‘‘ اور ’’بنواسد‘‘ کی طرف روانہ فرمایا اور بعض کے نزدیک ابا بن قبیس اروی کی جانب بھیجا۔(۳)......حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ کو ’’بنوفزارہ‘‘ کے صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔(۴)......حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ کو قبیلہ ’’بنی المصطلق‘‘ کی جانب روانہ فرمایا۔(۵)......حضرت حارث بن عوف مری رضی اللہ عنہ کو ’’بنومرہ‘‘ کے صدقات کے لئے بھیجا۔ (۶)......حضرت مسعود بن رخیلہ اشجعی رضی اللہ عنہ کو ’’قبیلہ اشجع‘‘ اور ’’بنی عبداللہ بن غطفان‘‘ اور ’’بنی عبس‘‘ (تین قبیلوں) کے صدقات کی وصول یابی کے لئے روانہ فرمایا۔(۷)......حضرت اجم بن سفیان بلوی رضی اللہ عنہ کو ’’بنو عذرہ‘‘ اور ’’سلامان‘‘ کی جانب بھیجا جو کہ قبیلہ جہینہ کی شاخیں ہیں۔(۸)......حضرت مالک بن نویرہ رضی اللہ عنہ کو ’’بنوحنظلہ‘‘ کی جانب روانہ فرمایا۔(۹)......حضرت زبرقان بن بدر رضی اللہ عنہ کو ’’قبیلہ عوذ‘‘ اور دیگر مختلف قبائل کی طرف بھیجا۔(۱۰)......حضرت قیس بن عاصم المنقری رضی اللہ عنہ کو ’’قبیلہ مقاعس‘‘ اور ’’قبیلہ اسد اور غطفان‘‘ کی مختلف شاخوں کی جانب زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کے لئے روانہ فرمایا۔(۱۱)......حضرت عطارد رضی اللہ عنہ کو ’’قبیلہ دارم‘‘ کے صدقات کے لئے بھیجا۔(۱۲)......حضرت عامر بن مالک بن جعفر رضی اللہ عنہ کو ’’بنو عامر بن صعصعہ رضی اللہ عنہ‘‘ کی جانب روانہ فرمایا۔(۱۳)......حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ’’قبیلہ بنوسلیم‘‘ اور قبیلہ ہوازن کی شاخیں ’’جشم، نصر، ثقیف، سعد بن بکر اور عوف بن مالک النصری‘‘ کی طرف بھیجا۔
(۱۴)......حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ کو ’’بنوکلاب‘‘ کے صدقات کے لئے روانہ فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں کے نام

جو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کا کام کرتے تھے ان کے نام یہ ہیں:

(۱)......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو ’’کاتب الوحی‘‘ تھے۔(۲)......حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، یہ بھی کاتب وحی تھے۔(۳)......حضرت حنظلہ بن ربیعہ الاسیدی رضی اللہ عنہ، یہ بھی کتابت کا کام کرتے تھے۔ (۴)......حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ، جو مرتد ہوکر اہل مکہ سے جا ملے پھر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے) مسلمان ہوگئے (آخر دم تک سچے مسلمان رہے۔ یہاں تک کہ ان کی وفات صبح کی نماز میں بحالت سجدہ ہوئی)(۵)......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔(۶)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔(۷)......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔(۸)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔(۹)......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔(۱۰)......حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ۔(۱۱)......حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ۔(۱۲)......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ۔(۱۳)......حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ۔(۱۴)......حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔(۱۵)......حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ (۱۶)......حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ۔(۱۷)......حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ۔(وغیرہم)

متفرق خدمات سرانجام دینے والے حضرات

(۱)……آپ ﷺ سے ملاقاتیوں کے لئے اجازت حاصل کر کے ملاقات کرانے کی خدمت آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت انسہ رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔ (۲)……آپ ﷺ کے گھریلو اخراجات اور خرید وفروخت کی ذمہ داری حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ (۳)……آپ ﷺ کے خازن حضرت معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ تھے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ کی انگشتری مبارک بھی حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سنبھالتے تھے۔ (۴)……آپ ﷺ کی خدمت کی سعادت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حاصل کرتے تھے۔ (۵)……آپ ﷺ کے مؤذن دو ہی تھے: (۱)……حضرت بلال رضی اللہ عنہ، (۲)……حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

آپ ﷺ کے پہرے دار

(۱)……بدر میں آپ ﷺ کے پہرے دار حضرت سعید بن زید انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ (۲)……بدر سے واپسی پر (کسی ایک مقام میں پڑاؤ ڈالا تو وہاں) پہرہ کی ڈیوٹی حضرت ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ نے دی۔ (۳)……احد میں پہرہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے دیا۔ (۴)……غزوۂ خندق کے موقعہ پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے پہرہ دیا۔ (۵)……غزوۂ خیبر میں جب آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزارنی چاہی اور خیمہ لگایا گیا تو حراست ودربانی کے فرائض حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے سرانجام دیئے۔ (۶)……غزوۂ تبوک کے موقعہ پر (تبوک میں) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے پہرہ دیا۔ (۷)……اسی طرح (بعض مواقع پر) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عائذ بن عمرو المری رضی اللہ عنہ نے بھی حفاظت وحراست کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔

خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ کے واقعات

<u>نام ونسب:</u> کنیت: ''ابوبکر'' ہے اور نام: ''عبداللہ بن ابی قحافہ'' ہے اور ابوقحافہ کا نام اور سلسلۂ نسب یوں ہے: ''ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔'' (چھ پشتوں کے بعد مرہ پر آپ ﷺ کے ساتھ آپ کا نسب مل جاتا ہے) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام ''ام الخیر بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ'' ہے۔

<u>بیعت:</u> ۱۱ھ میں رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے اگلے روز (بروز سہ شنبہ) بوقت صبح سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت عامہ لی۔ (جب کہ آپ ﷺ کے وصال مبارک کے دن (بروز دوشنبہ) بوقت شام بیعت خاصہ لی)

جیش اسامہ بن زید ؓ کی روانگی

حضرت اسامہ بن زید ؓ کے لشکر کو (اہل روم کے مقابلہ کے لئے) روانہ فرمایا۔ (جس کی روئیداد اگلی روایات میں یوں ہے:)

۱...... حضرت عروہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی مرض الوفاۃ میں جیش اسامہ ؓ کی روانگی کا حکم فرمایا۔ (چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جیش اسامہ ؓ کو روانہ کر دیا گیا) ابھی حضرت اسامہ ؓ ''مقام جرف'' (جو مدینہ طیبہ سے شام کے راستے پر تین میل کے فاصلے پر واقع ہے) ہی پہنچے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا۔ (جوں ہی حضرت اسامہ ؓ کو آپ ﷺ کے وصال مبارک کی خبر پہنچی) تو حضرت اسامہ ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو خط لکھا کہ: آنحضرت ﷺ کا وصال مبارک دنیا کائنات کا سب سے بڑا حادثہ ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اہل عرب کہیں کفر کی طرف نہ چلے جائیں اور میرے ساتھ (اس سفر میں) عظیم صحابہ ؓ ہیں۔ اگر آپ کا خیال ہو (اور مناسب سمجھیں) تو ہم یہیں رہ جائیں۔ فی الحال روانگی موقوف کر دی جائے۔ (جب خط موصول ہوا پڑھا) تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جواب لکھا اور فرمایا کہ (یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ کہ) رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کی ابتداء سب سے پہلے میں کروں؟ (یہ نہیں ہوسکتا) بلکہ مجھے تو یہ محبوب ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ پرندے مجھے اچک کر لے جائیں۔ اگر تم چاہو تو عمر ؓ کو اجازت دے دو۔ چنانچہ عمر ؓ کو اجازت دے کر حضرت اسامہ ؓ نے لشکر کی روانگی کا حکم دے دیا۔

۲...... ابن اسحاق ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے لوگوں (جماعت صحابہ ؓ) کو حکم دیا کہ جیش اسامہ ؓ کو روانہ کرو! تو صحابہ کرام ؓ نے کہا: کہیں اہل عرب آپ پر ٹوٹ نہ پڑیں۔ اس لئے ان لوگوں (جیش اسامہ ؓ) کو اپنے سے دور نہ کیجئے! تو سیدنا حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں ابوبکر ؓ کی جان ہے۔ اگر مجھے اس بات کا یقین ہو کہ اس بستی کے درندے مجھے کھا جائیں گے۔ تب بھی میں اس لشکر کو بھیج کر رہوں گا۔ جس کی روانگی کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔

۳...... زہری کی روایت بھی اس جیسی ہی ہے۔ چنانچہ (آگے چل کر) فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ ؓ اپنا جیش لے کر ماہ ربیع الاوّل کے آخر میں روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے سرزمین شام کو پہنچے۔ تعمیل ارشاد کر کے واپس ہوئے۔ آنے اور جانے میں چالیس روز صرف ہوئے۔ ادھر اہل عرب ارتداد کا شکار ہوگئے۔ چنانچہ (بعض نے تو) زکوٰۃ کی ادائیگی سے بھی انکار کر دیا۔ حضرات صحابہ کرام ؓ

نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ان سے صرف نظر فرمالیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (تم کیا کہتے ہو؟) اگر یہ لوگ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی وہ رسی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دی تو میں ان سے قتال کر کے رہوں گا۔

ذوالقصہ کی جانب روانگی

بعدازاں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ''مقام ذی القصہ'' تشریف لے گئے اور ''مدینہ منورہ'' میں اپنا قائم مقام حضرت سنان ضمری رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ جب کہ ''مدینہ منورہ'' کے پہاڑی راستوں کی حفاظت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سونپی۔

یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یوں ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی یا مطلقاً کوئی بھی زکوٰۃ کی رسی دینے سے کسی نے انکار کیا تو میں ان سے لڑائی کر کے رہوں گا۔

عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ''مدینہ منورہ'' سے ۱۵ر جمادی الاخریٰ کی نصف میں روانہ ہوئے۔ جب کہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ''مقام ذی القصہ'' کی جانب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی واپسی کے بعد ۱۰ر جمادی الاولیٰ کو تشریف لے گئے اور وہاں نزول اجلال فرمایا اور یہ مقام مدینہ منورہ سے دو برید اور چند میلوں کے فاصلہ پر عراق کے راستہ پر واقع ہے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں اپنا نائب وقائم مقام حضرت سنان ضمری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور مدینہ طیبہ کے پہاڑی راستوں کی محافظت پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (جب) وصال مبارک ہوا تو میرے والد ماجد پر جو صدمہ آیا وہ اتنا بھاری تھا کہ اگر مضبوط وذی استقلال پہاڑوں پر وہ گرتا تو انہیں بھی منہدم کر دیتا۔ مدینہ منورہ میں نفاق پھیل گیا اور اہل عرب فتنۂ ارتداد کا شکار ہونے لگے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد اتنے حساس ہوگئے تھے کہ) بخدا: اگر لوگ کسی ایک نقطہ یا ایک لفظ میں بھی اختلاف کرتے تو میرے باپ کو اسلام کے بڑے بڑے مسائل واحکام کی فکر پڑ جاتی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے میلسی، وہاڑی، پتوکی، رینالہ خورد، اوکاڑہ، فیصل آباد، شجاع آباد، صوابی، چارسدہ، مردان، بنیر، نوشہرہ، اکوڑہ خٹک، کبیر والا، چوک سرور شہید، مان کوٹ، علی پور، بنوں سرائے نورنگ، لکی مروت، بھکر کے جامعات میں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے سلسلہ میں خطابات کئے اور طلباء کو تیار کیا۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

(وفات: ۱۱رجون ۱۹۷۳ء)

مرزا محمد حسن چغتائی

مولانا ہدایت اللہ مرحوم میاں چنوں والے

چند روز قبل کسی اخبار میں حضرت مولانا ہدایت اللہ مرحوم میاں چنوں والے کی وفات کی خبر پڑھی تو کئی پرانی یادیں تازہ ہوگئیں۔ دو چار دن بعد پیشی مقدمہ کے سلسلہ میں جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان کی بہاولپور میں تشریف آوری ہوئی تو اس خبر کے ضمن میں بندہ نے انہیں بتایا کہ مولانا ہدایت اللہ مرحوم سال ۳۷-۱۹۳۸ء میں ضلعی مجلس احرار اسلام ملتان کے صدر رہے ہیں اور اپنی یادداشت کو، بروئے کار لاکر ان کے زمانہ صدارت کے کچھ واقعات کا بھی ذکر کیا۔ ایک تو یہ کہ مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں برٹش گورنمنٹ کی یہود نواز اور اسلام وعرب دشمن پالیسی کے خلاف ایجی ٹیشن کے لئے مجلس احرار اسلام ہند نے ضلع وار کونسلیں مرتب کرنے کی ہدایت کی تھی۔

چنانچہ میاں چنوں میں مرحوم کی صدارت میں ضلعی مجلس کا جو اجلاس ہوا اس میں ۲۴ردسمبر ۱۹۳۷ء کو ضلع وار کونسل مرتب ہوئی تھی۔ جس میں ڈکٹیٹروں کے ناموں کی ترتیب اس طرح تھی: (۱)......ملک عبدالغفور انوری (ملتان)، (۲)......محمد حسن چغتائی (کہروڑپکا)، (۳)......رفیق عطاء اللہ (جہانیاں)

دوسرا واقعہ لودھراں میں احرار تبلیغ کانفرنس منعقدہ جولائی ۱۹۳۷ء کا ہے۔ جس کی کامیابی میں مولانا ہدایت اللہ مرحوم کی مخلصانہ مساعی کا بہت بڑا دخل تھا۔ حضرت مولانا لال حسین اختر پہلی بار اس علاقہ میں اسی کانفرنس کے موقع پر آئے تھے۔ ان کی تشریف آوری پر مرزائیوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن تاریخی مناظرہ بھی ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مرزائیوں کو فرار کے سوا کوئی راہ نہ مل سکی اور اللہ تعالیٰ نے حق کا سر بلند کیا۔

مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

پھر دیر تک پرانی داستانوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کسے معلوم تھا کہ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ بھی داغ مفارقت دینے والے ہیں۔ ۱۱رجون کو سول کچہری کے شیڈ عرائض نویساں میں ایک دیرینہ رفیق مولوی ابوالقاسم خیر محمد صاحب تشریف لائے اور یہ خبر وحشت اثر سنائی کہ مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا ہے اور مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کے جسد کو لاہور سے بذریعہ روڈ ٹرانسپورٹ دین پور شریف (خان پور) لایا جارہا ہے۔

اس خبر نے دل و دماغ پر بہت ہی گہرا اثر ڈالا۔ بحکم خداوندی: ’’انا للہ وانا الیہ راجعون‘‘ کو بار بار دہرایا اور ایصال ثواب کے لئے کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ جنازہ کے متعلق معلوم ہوا کہ ملتان میں بھی دوران سفر جنازہ پڑھایا جائے گا۔ میں چاہتا تھا کہ ملتان پہنچ کر اس سعادت سے بہرہ ور ہو سکوں۔ لیکن ۱۲؍جون کی صبح ایک اہم مصروفیت پیش نظر تھی وہ یہ کہ مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری کی ایک طرف تو عدالت ماتحت میں بہاولپور کیس میں تاریخ پیشی تھی اور دوسری طرف ڈیرا نواب کیس کے سلسلہ میں عدالت سیشن میں ان کی درخواست ضمانت زیر سماعت تھی اور وہ خود بھی شام کو تشریف لانے والے تھے۔ ملتان سے رابطہ قائم کیا تو معلوم ہوا کہ مولانا مرحوم کی نعش بذریعہ ٹرک منتقل کرنے اور ملتان و بہاولپور وغیرہ میں مکرر نماز جنازہ پڑھنے کا پروگرام تبدیل ہو چکا ہے۔ اب مولانا مرحوم کی میت بذریعہ تیزرو ایکسپریس ٹرین براہ راست خانپور لے جائی جائے گی۔ دل مسوس کر رہ گیا۔ مغرب کے بعد سید ابومعاویہ ابوذر بخاری بھی تشریف لے آئے۔ ان کے چہرہ سے غمزدگی کے آثار نمایاں تھے اور وہ پروگرام میں تبدیلی اور ملتان میں نماز جنازہ میسر نہ آسکنے کی وجہ سے بے حد متاثر تھے اور دیر تک اس محرومی کے احساس کا اظہار فرماتے رہے۔

مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ ان معدودے چند خوش بخت افراد میں سے تھے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرزائیت کی دلدل سے نہ صرف نکلنے بلکہ عمر بھر اس فتنہ خبیثہ کی سرکوبی کی توفیق بخشی۔ مولانا مرحوم کو میں نے اوّل بار مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴؍جولائی ۱۹۳۷ء کو احرار تبلیغ کانفرنس لودھراں کے موقع پر دیکھا۔ جب کہ ان کی مجلس احرار اسلام میں شمولیت کو کوئی زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا تاہم ادیان باطلہ بالخصوص تردید مرزائیت کے سلسلہ میں اپنی منفرد قابلیت اور اہلیت کی بناء پر اکابر جماعت، معاصرین، اراکین اور رضاکاران وغیرہ کے تمام حلقوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان دنوں وہ لاہور میں آگرہ کی مشہور احرار فرم ’’انصاف بوٹ کمپنی‘‘ کے تعاون سے چمڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ اس لئے ان کے نام کے ساتھ لفظ ’’سوداگر‘‘ کا اضافہ بھی کیا جاتا تھا۔ چنانچہ احرار کانفرنس لودھراں کے اشتہار میں جو مجلس کہروڑپکا کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی مرحوم اور مولانا مظہر علی اظہر کے اسماء گرامی کے بعد ان کا نام چوتھے نمبر پر اس طرح سے درج ہے۔ (اگرچہ اوّل الذکر ہر سہ حضرات ملک گیر طوفانی دوروں کے پیش نظر کانفرنس میں شرکت نہ فرما سکے تھے)

’’مناظر اسلام، فاضل اجل، مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مولوی فاضل، فاتح مرزائیت، سوداگر، لاہور‘‘ لودھراں میں ان دنوں مرزائیت کا اچھا خاصہ چرچا تھا۔ نواب دین نامی عرائض نویس مرزائی پارٹی کا سربراہ تھا۔ جس کے ڈانڈے ضلعی وصوبائی اور مرکزی عہدوں پر متمکن مرزائی افسروں سے ملے ہوئے تھے۔

جن کے بل بوتے پر یہ لوگ وہاں اپنا ایک گرجا بھی بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ جو کہروڑ پکا، لودھراں سڑک پر موجود ہے۔

اس کانفرنس کو رکوانے کے لئے مرزائیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ احرار کارکنان حافظ غلام رسول زرگر مرحوم، میاں واحد بخش آہن گر، مولوی رسول بخش (جن کی مشہور تجارتی فرم اب حاجی غلام رسول اینڈ سنز کے نام سے متعارف ہے) حافظ غلام رسول ڈوہرٹہ والے اور دیگر کارکنان کو ہر ممکن طریق پر اس کانفرنس کے انعقاد سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی اور انتہائی دباؤ ڈالا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان مخلصین کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی جنبش نہ آئی اور کانفرنس پوری شان وشوکت سے منعقد ہوئی اور پھر تین دن تک کہروڑ پکا کا پروگرام بھی انجام پایا۔ اس ضمن میں مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا کی جانب سے جو پریس ریلیز کا اجراء ہوا اس کی حرف بحرف نقل درج ذیل ہے۔

لودھراں اور کہروڑ پکا میں احرار تبلیغ کانفرنس کا انعقاد

لودھراں میں مرزائیوں کا مناظرہ سے فرار، کہروڑ پکا میں مختلف قراردادوں کی منظوری۔

مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵؍اگست ۱۹۳۷ء کو بمقام لودھراں ضلع ملتان زیر اہتمام شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا تبلیغ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع ملتان اور ریاست بہاولپور اور دیگر مقامات کے علماء کرام اور رہنمایان عظام نے شرکت فرمائی۔ جن میں سے مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مرزائیوں کو چیلنج مناظرہ دیا گیا۔ مورخہ ۲۵؍اگست تاریخ مناظرہ مقرر ہوئی۔ مسلمانوں کی طرف سے مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ اور مرزائیوں کی طرف سے مسٹر غلام محمد ارشد مناظر تھے۔ پہلے مولانا موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں ختم نبوت اور خرافات مرزا پر مدلل بحث کرتے ہوئے مرزائے کادیان کا ایک خط مندرجہ ''الفضل'' پیش کیا۔ جس میں سردار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت میں نہایت ہی گندے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

مرزائی مناظر لیت ولعل کرنے لگا۔ جس پر حضرت مولانا نے فرمایا کہ: ''جو شخص یہ ثابت کرے کہ یہ مرزا قادیانی کی تحریر نہیں ہے اسے مبلغ پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا اور میں بھی مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنے لگوں گا اور اگر ثابت نہیں کر سکتے تو تحریر، کر دینا پڑے گا کہ یہ خط لکھنے والا شخص کمینہ، فاسق اور فاجر ہے۔'' قادیانی مناظر خاموش رہا اور چپکے سے مع حوارین جلسہ گاہ سے چلتا بنا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مقامی مرزائیوں نے جب مناظر صاحب سے خاموش رہنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا: ''اس موقع پر چار مرزائی مرد اور ایک مرزائی عورت مرزائیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے۔'' دعا کریں کہ خدا استقامت بخشے۔ آمین!

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸/اگست کو بمقام بخاری نگر (مسجد تالاب والی کا عقبی پلاٹ جہاں اب واٹرورکس ہے) کہروڑپکا ضلع ملتان احرار تبلیغ کانفرنس زیراہتمام مقامی شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں کثیر التعداد علماء کرام ورہنمایان عظام نے شرکت فرمائی۔ اس کانفرنس کے آٹھ اجلاس مختلف معزز حضرات کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ مورخہ ۸/اگست کے اجلاس میں جو زیر صدارت حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد منعقد ہوا، ذیل کے ریزولیوشن پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوئے۔

۱…… احرار تبلیغ کانفرنس کہروڑپکا کا یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر ضلع ملتان کی خدمت میں اپنا متعدد بار پیش کیا ہوا مطالبہ ایک بار پھر پیش کرتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی کہروڑپکا کا میونسپلٹی میں تبدیل کرکے اور جداگانہ انتخاب کا سسٹم جاری کرتے ہوئے انصاف کا ثبوت دیں۔

محرک: محمد حسن جوائنٹ سیکرٹری، مؤید: مولوی محمد سعید (والد قاری نور الحق قریشی)

۲…… احرار تبلیغ کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری پر ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو باعزت طور پر مقدمہ سے نجات دیں۔

محرک: مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مؤید: مولوی عبداللطیف (والد حافظ صالح حامد کہروڑی)

۳…… اسلامیان کہروڑپکا کا یہ اجتماع حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ قادیان میں مسلمانوں اور مرزائیوں سے مساویانہ سلوک کرکے اور مرزائیوں کو ایک علیحدہ اقلیت قرار دے کر انصاف کا ثبوت دیں۔ محرک: مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ، مؤید: منشی حاجی بشیر احمد زرگر صدر مجلس

حضرت مولانا قاضی احسان احمد ۲۸/اگست کو ضمانت پر رہا ہونے کے بعد تشریف فرما ہوئے اور چونکہ آپ ضمانت پر تھے۔ اس لئے کسی خاص موضوع پر تقریر فرمانا نہ چاہتے تھے۔ مقامی مجلس کی استدعا پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی جو ضمانت پر رہا ہونے کے بعد پنجاب میں مولانا موصوف کی پہلی تقریر تھی۔ جسے پبلک نے بے حد پسند کیا۔ ''بندہ محمد حسن عفی عنہ، جائنٹ سیکرٹری شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام، کہروڑپکا''

اس موقع پر پورا ہفتہ مولانا مرحوم کے ہمراہ اٹھنے بیٹھنے اور ان کی متعدد تقاریر سننے کا اتفاق ہوا۔ اس کے بعد لودھراں میں ایک اور مناظرہ بھی ہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک کانفرنس تھے۔ جہاں مرزائیوں کو پھر ایک بار خائب وخاسر ہونا پڑا۔ بعدازاں زندگی بھر ملتان، لاہور، لائل پور، بہاولپور وغیرہ کے اجتماعات اور مجلس کے جنرل اجلاسوں کے مواقع پر بالخصوص اور دوران سفر بالعموم مولانا مرحوم سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اور تقاریر سے مستفیض ہونے کے مواقع میسر آتے رہے۔

جب کبھی مولانا کی تقریر کا پروگرام بہاولپور میں ہوتا تھا۔ کبھی سننے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ بہاولپور میں مولانا کی وہ تاریخی تقریر جو مولانا محمد علی جالندھری ؒ کی رحلت سے قبل جامع مسجد ''الصادق'' میں ہوئی یادگار رہے گی کہ اس موقع پر مولانا محمد علی جالندھری ؒ اور مولانا لال حسین اختر ؒ دونوں کا داخلہ بہاولپور میں بند کردیا گیا تھا اور اس طرح سے ان کی تقاریر کے پروگرام کو ناممکن بنادیا گیا۔ لیکن دونوں اصحاب کی تقریریں اس طرح پر ہوئیں کہ مقرر ڈرامائی انداز میں سٹیج پر پہنچ گیا۔ ڈیڑھ دو گھنٹے تقریر کی۔ ادھر مقرر نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ ادھر روشنی گل ہوگئی۔ مقرر نے مجمع کے بیچوں بیچ خاموشی سے اپنی راہ لی اور کارکنان نے کسی دوسرے ہم شکل بزرگ کو گھیرے میں لے کر نعرے لگانے شروع کردیئے۔ پولیس نے ہرچند اپنا فرض ادا کرنا چاہا۔ لیکن ؎

اب پچھتائے کیا ہوت……؟

مجلس احرار اسلام میں شمولیت کے بعد مولانا مرحوم استخلاص وطن کی تحریک اور دیگر تحاریک کے ضمن میں برابر کے شریک رہے۔ بالخصوص شعبۂ تبلیغ کے ماتحت فتنۂ مرزائیت وعیسائیت وغیرہ کے استیصال کے لئے برصغیر کے کونے کونے کے علاوہ افریقہ تک کی تبلیغی خدمات جلیلہ رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ اس سلسلہ میں آپ نے ہمیشہ قید وبند اور مختلف پابندیوں کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

مولانا مرحوم نے اپنے پیچھے تربیت یافتہ مبلغین کی ایک کھیپ چھوڑی ہے جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ اور سرمایۂ آخرت ہے۔ آپ نے ''مسئلہ ختم نبوۃ'' کی تائید اور مرزائے کادیانی کی تکذیب میں متعدد کتابچے بھی تصنیف وتالیف کئے جو اپنے موضوعات کے لحاظ سے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کی ایک بڑی اہم کتاب ''ترک مرزائیت'' کے نام سے شائع ہوئی۔ جو بندہ کی نظر سے نہیں گزری اور اب دستیاب بھی نہیں ہے۔ اگر اس کی اشاعت کا انتظام ہوسکے تو یہ نہ صرف اسلام کی ایک بڑی خدمت ہوگی بلکہ مرحوم کی روح کو ایصال ثواب اور خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک قابل قدر ذریعہ بھی۔

(''ترک مرزائیت'' سمیت تمام رسائل احتساب قادیانیت جلد اوّل میں شائع ہوچکے ہیں)

مولانا مرحوم کی رحلت کی خبر سے جو تأثرات پیدا ہوئے یہ چند سطور انہی کی صدائے بازگشت ہیں جو قلم برداشتہ صفحۂ قرطاس پر منتقل ہوگئیں۔ جنہیں میں حضرت مولانا ظفر علی خان مرحوم کے اس شعر پر ختم کرتا ہوں جو انہوں نے مولانا لال حسین اختر ؒ کی منقبت میں کہا تھا ؎

مقابل کادیانی ہو نہیں سکتے ہیں اختر کے پڑے گا ایک ہی تھپڑ تو جھڑ جائے گی بتیسی

(ماخوذ از: الاحرار)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مظفر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مظفر گڑھ کے ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی مستری تھے۔ بھائی صاحبان نے ملتان روڈ پر لکڑی کا ٹال اور آرا لگا رکھا تھا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے محلّہ کے سکول میں حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لئے عیدگاہ مظفر گڑھ کے دینی ادارہ ''احیاء العلوم'' میں داخلہ لیا۔ منتہی کتب کے لئے جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان میں داخل ہوئے۔ اس زمانہ میں قاسم العلوم کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تھے۔ یہ طالب علم بھی ان کے ہم نام تھے۔ خادمانہ تیز وطرار طبیعت پائی۔ بات بنانے اور دوسرے کے دل میں گھر کر جانے کا ڈھنگ آتا تھا۔ اپنی انہی خوبیوں کے باعث آپ حضرت مہتمم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب نظر، قابل اعتماد شاگردوں میں شامل ہوگئے۔ مظفر گڑھ کے یہ طالب علم اپنے استاذ حضرت مفتی محمد شفیع ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے دل وجان سے عاشق زار تھے۔ اس مناسبت سے خود کو بھی مفتی کہلانا شروع کر دیا اور یہ کہ دستخط بھی ہو بہو ان جیسے کرتے تھے۔

اس زمانہ میں فقیر راقم کا قاسم العلوم میں مشکوٰۃ شریف کا سال تھا۔ مفتی محمد شفیع مظفر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ فقیر راقم سے چند درجات پیچھے تھے۔ لیکن مدرسہ میں چلت پھرت، آؤ بھگت، دارالاہتمام میں اٹھک بیٹھک سے آپ ممتاز تھے۔ اس زمانہ میں جامعہ قاسم العلوم کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث حضرت مفکر الاسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ مولانا مفتی محمد شفیع مظفر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی افتادطبع اور اعلیٰ صلاحیتوں کے باعث حضرت مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بھی بہت ہی قریب تھے۔ فقیر راقم نے تو دورۂ حدیث مخزن العلوم خانپور میں کیا۔ لیکن مفتی محمد شفیع مظفر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے دورۂ حدیث شریف بھی جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا اور یوں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد عزیز ہونے کا شرف حاصل کیا۔

مولانا مفتی محمد شفیع مظفر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ تعلیم کے دوران تقریر کرنے میں خاصی مہارت حاصل کر چکے تھے۔ ترنم سے تقریر کرتے تھے۔ سرائیکی لہجے کا مٹھاس بھی تقریر میں گھولتے تھے۔ تیز اخذ کرنے والی طبیعت تھی۔ کسی بھی خطیب کی نقل اتارنے میں بھی کسی سے پیچھے نہ تھے۔ اس زمانہ میں خطیبوں کی جماعت تنظیم اہل سنت تھی۔ مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑی رحمۃ اللہ علیہ بھی قاسم العلوم کے فارغ التحصیل تھے اور حضرت مفکر اسلام رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔ اس جامعہ میں مولانا سید منظور احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی محمد شفیع

مظفرگڑھی ؒ کا دوستانہ ہوا تو آپ تنظیم اہل سنت کے دفتر میں آنے جانے لگے۔ حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری ؒ، حضرت مولانا عبدالستار تونسوی ؒ سے بھی دینی تعلق قائم ہوا۔ خطیب اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ سے تعلقات محبت میں تبدیل ہوگئے۔ یوں مولانا محمد شفیع مظفرگڑھی ؒ نے قاسم العلوم ملتان سے فارغ ہوتے ہی اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے تنظیم اہل سنت کے پلیٹ فارم کا چناؤ کیا اور یک درگیر محکم گیر کے بمطابق عمربھر اسی سٹیج سے سرگرم عمل رہے۔

مولانا مفتی محمد شفیع مظفرگڑھی ؒ سیاسی طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے بہی خواہوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کا مزاج بھی سیاسی تھا۔ ۱۹۷۳ء میں جناب ذوالفقار علی بھٹو، نواب صادق حسین قریشی کو بلا مقابلہ ضمنی الیکشن میں جتوا کر اہم عہدہ دینا چاہتے تھے۔ حکومت کی اس خواہش کے سامنے بڑے بڑے سیاستدانوں نے میدان خالی کردیا۔ لیکن مفتی محمد شفیع ؒ کا غذات نامزدگی جمع کرانے کا وقت ختم ہونے سے کچھ پہلے متعلقہ پریذائیڈنگ آفسر کے سامنے پیش ہوئے اور کاغذات جمع کرادیئے۔ آفسر نے کاغذات جمع کئے۔ آپ کچہری سے نکلے اور لاہور کے لئے روانہ ہوگئے۔ اس ناگہانی آفت نے تو ضلعی آفیسران کی دوڑیں لگادیں۔ لیکن مفتی صاحب ؒ کا ذہن رسا ان کے بلا مقابلہ کے منصوبہ کو سبوتاژ کرچکا تھا۔ کئی دنوں بعد مفتی صاحب ؒ دستیاب ہوئے۔ آفیسران نے قدم پکڑے، تب کہیں جاکر آپ نے کاغذات واپس لئے۔ لیکن اجلی سیرت کے ایسے شخص تھے کہ ایک پیسہ کے لالچ کے روادار نہ ہوئے۔ نتیجہ میں ضلعی آفیسران آپ کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ گویا مرید بن گئے۔

پہلے عرض کیا ہے کہ آپ بہت ہی گفتگو کے ماہر تھے۔ پتہ کی بات کرتے تھے۔ چونکہ مخلص آدمی تھے۔ اس لئے آفیسران آپ کا احترام کرتے تھے۔ ضلع بھر کے آفیسران آپ کی بات مانتے تھے۔ بڑے سے بڑا سیاستدان خلق خدا کی اپنے علاقہ میں کیا خدمت کرتا ہوگا جو ایک درویش عالم دین کے ہاتھوں انجام پاتی۔ ساری زندگی خلق خدا کی ایسی خدمت کی کہ مثال قائم کردی۔ آپ ہر آنے اور جانے والے آفیسر سے تعلقات رکھتے تھے۔ مظفرگڑھ سے تبدیل ہوکر جہاں کوئی آفیسر جاتا تو اس دوسرے ضلع کے دوستوں کے بھی آپ کے ذریعہ سے کام نکلتے تھے۔ یوں اس درویش منش نے خدمت خلق کی ایک مثال قائم کردی۔

تنظیم اہل سنت کے پلیٹ فارم سے تبلیغی خدمات کا بھی سنہری باب ہے۔ آپ کے دور کو تنظیم کا دور شباب تو نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن وہ دور بھی بحرحال بھرپور دور تھا۔ آپ اس میں خاصے متحرک رہے۔ مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی ؒ اور خطیب اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی ؒ کا باہمی اختلاف رائے ہوا تو مفتی محمد شفیع ؒ نے تمام تر دوستی کے باوجود حضرت تونسوی ؒ کا ساتھ دیا۔ لیکن حضرت قاسمی صاحب ؒ سے تعلق اخلاص میں بھی کمی نہ آنے دی۔ مولانا ضیاء القاسمی ؒ نے بھی اس کا برا نہ منایا۔

اس لئے کہ آپ بھی سمجھتے تھے کہ یہ ضروری نہیں کہ جس سے میرے تعلقات کشیدہ ہوں تو میرے تمام دوست بھی اس سے کشیدگی اختیار کریں۔ وہ بھی حقیقت پسند تھے کہ دوستی ومخالفت میں ہر ایک کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔ وہ قائم رہنی چاہئیں۔

بایں ہمہ آخر وقت تک مولانا تونسوی ؒ سے نیازمندی اور حضرت قاسمی صاحب ؒ سے محبانہ تعلق مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ؒ کا قائم رہا اور یہ بڑی بات ہے جو اس دور میں عنقاء ہو رہی ہے۔

سنا ہے کہ مفتی صاحب ؒ بیمار تھے۔ علاج کے لئے اسلام آباد گئے۔ طبیعت بگڑ گئی تو ۱۲/اپریل ۲۰۱۷ء بروز بدھ کو چپکے سے اللہ کے حضور چل دیئے۔ وھو خیر الراحمین وخیر الاکرمین! مظفر گڑھ میں تدفین ہوئی اور بہت بڑا جنازہ ہوا۔

جناب شفقت علی سندھو کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے ناظم نشر واشاعت اور متحرک کارکن جناب محمد شفقت علی سندھو کے جواں سال فرزند جناب محمد عظیم شفقت ۵/اپریل ۲۰۱۷ بروز بدھ حرکت قلب کے بند ہو جانے سے ۳۵/برس کی عمر میں ۴/بچوں کو چھوڑ کر جان جان آفرین کے حوالہ کر گئے۔ نوجوان بیٹے کی اچانک جدائی پر والدین میں شدید غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحوم کو تحفظ ختم نبوت کے مشن سے خاصہ لگاؤ تھا۔ مرحوم حسن سیرت وصورت کا مالک تھا۔ ان صفات کی بدولت مرحوم کے جنازہ میں کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم کا جنازہ مولانا مشرف حسین نے پڑھایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران قاری محمد الیاس، مولانا محمد طاہر عالم اور مولانا محمد خالد عابد سمیت دیگر حضرات نے جناب شفقت علی سندھو سے اظہار تعزیت کی۔ مرحوم کے لئے بلند درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

مولانا عبدالواحد ؒ کی یاد میں سیمینار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر پشتو زبان کے نامور خطیب مولانا عبدالواحد کی یاد میں قندھاری بازار کوئٹہ کی جامع مسجد میں ۲۰/اپریل بعد نماز ظہر تا عصر سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالواحد کے برادر کبیر مولانا نور محمد مدظلہ نے کی۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مولانا انوار الحق حقانی، مولانا قاری عبداللہ منیر، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالغنی، مولانا محمد شفیع، مولانا نور محمد اور مولانا مرحوم کے جانشین مولانا مفتی محمد احمد خان، مولانا محمد یونس نے مولانا مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا۔ سیمینار کے مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ نیز مولانا محمد اسماعیل نے ۲۱/اپریل کا خطبہ جمعہ جامع مسجد طوبیٰ میں مولانا عبدالرزاق کی دعوت پر ارشاد فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالواحد اخوند خطی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

مولانا عبدالواحد ۱۹۴۴ء کو چمن میں پیدا ہوئے۔ اخوند قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے چمن، اکوڑہ خٹک، خیرالمدارس ملتان میں تعلیم حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف دارالعلوم کراچی سے کیا۔ حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا رفیع عثمانی ایسے نابغہ روزگار حضرات سے آپ نے علم حاصل کیا۔

آپ کو اعزاز حاصل تھا کہ پاکستان وافغانستان کے پختون حجاج کو احکام حج بتانے کے لئے دوسال سعودی گورنمنٹ نے حرمین شریفین میں آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا۔ مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد مرکزی کوئٹہ میں ۱۹۷۲ء سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ آپ نے تمام دینی تحریکوں (تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ، ذکری فرقہ کے خلاف تحریک) میں حصہ لیا۔ اس دوران میں متعدد بار قید وبند کے مراحل سے بھی گزرے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے نائب امیر، پھر امیر اور مرکزی شوریٰ کے دم واپسیں تک ممبر رہے۔ مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ پشتو زبان کے ہردلعزیز شعلہ نوا خطیب تھے۔ شہادت حسینؓ آپ کا پسندیدہ موضوع تھا۔ جب اسے بیان کرتے تو سماں باندھ دیتے۔ اجتماع کا ہر سامع دیدہ نم ہو جاتا۔ بسا اوقات بات آہ وفغاں سے آگے نکل کر شام غریباں پر جا پہنچتی۔ آپ کی تقریروں کی کیسٹیں قندھار تک فروخت ہوتیں۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ پشتو زبان کے مقبول عوامی خطیب مانے جاتے تھے۔ مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ نے بلوچستان، ٹنڈو آدم، جنوبی وزیرستان، پشاور، فیصل آباد، ایبٹ آباد، لاہور، سکھر، ملتان تک ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ چناب نگر میں تو ان کا بڑے اہتمام سے خطاب ہوتا تھا۔

مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ کی عنداللہ محبوبیت وقبولیت کا یہ عالم تھا کہ قبائل کے تنازعات کے حل کے لئے لوگ جرگوں میں آپ کو بلاتے۔ خود حکومت بھی بعض تصفیہ طلب کیسوں کے لئے درخواست کرتی۔ مولانا مرحوم کی کسی بھی جرگہ میں شرکت اس جرگہ کی کامیابی کی دلیل سمجھی جاتی تھی۔ آپ ہمیشہ اخلاص سے حق وصداقت کا ساتھ دیتے۔ آپ کی سادگی، حق پرستی، علم وخطابت اور نیکی واخلاص رنگ لاتا۔ جہاں جاتے لاینحل مسائل میں بھی کامیابی آپ کے قدم چومتی۔

مشہور ہے کہ ایک بار ان کا بیان سن کر مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا: ’’آپ کے بیان میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مرجوح روایات بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی رونا آ جاتا ہے۔‘‘ قریباً نصف صدی آپ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ نہیں یاد کہ کس داعی نے آپ کو بلایا ہو اور آپ نے انکار کیا ہو۔ سرکاری کاموں کے لئے، جرگہ کے لئے، بیان وخطاب کے لئے جس نے دعوت دی آپ نے قبول فرمائی۔ آپ کے اس ایثار نے آپ کو ہردلعزیز رہنما بنا دیا تھا۔

ایک بار علماء کرام کا اجلاس تھا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ مع وفاقی وزیر مذہبی امور اور نواز شریف وزیراعظم موجود تھے۔ آپ نے فرمایا۔ پشاور، کراچی، اسلام آباد، ملتان، لاہور سے حجاج جدہ ڈائریکٹ فلائٹس سے جاتے ہیں۔ کوئٹہ والوں کا کیا قصور ہے کہ ہمیں کوئٹہ سے بس کے ذریعہ کراچی جا کر جدہ کے لئے جہاز ملتا ہے۔ کوئٹہ سے جدہ کے لئے ڈائریکٹ فلائٹس کا کیوں انتظام نہیں کیا جاتا۔ آپ کے اخلاص بھرے مطالبہ کو شرف قبولیت ملا کہ کوئٹہ سے جدہ کے لئے ڈائریکٹ فلائٹس شروع ہوگئیں۔

مولانا عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ عابد وزاہد آدمی تھے۔ سفر وحضر میں تہجد قضا نہ ہوتی تھی۔ آپ نے بھرپور زندگی گزاری۔ آخری سالوں میں پہلے گھٹنوں کا درد، پھر سوئے ہضم کی تکلیف ہوئی۔ آخری بار کچھ دن ہسپتال میں بھی رہے۔ ہسپتال سے گھر لایا گیا تو یکم اپریل ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ کو دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ گھر والے گواہ ہیں کہ حسن خاتمہ ہوا۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ کوئٹہ میں آپ کا جنازہ آپ کے صاحبزادہ نے پڑھایا۔ بہت بڑا جنازہ ہوا۔ چمن میں آپ کے بھائی نے جنازہ پڑھایا۔ دس بجے دن فوت ہوئے۔ رات گیارہ بجے منوں مٹی کے نیچے رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔ حق تعالیٰ کی رحمت ان کی قبر مبارک پر صدا برستی رہے۔ آمین! وہ کیا گئے کہ تاریخ کا ایک سنہری باب اختتام کو پہنچا۔

رجانہ میں مولانا اللہ وسایا

۱۴/اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب قاری عمران حسین ناصر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ کی پرخلوص دعوت پر مولانا اللہ وسایا جامعہ امداد العلوم پیر محل روڈ رجانہ کے جلسہ میں تشریف لائے۔ انہوں نے ناموس رسالت ﷺ پر خطاب فرماتے ہوئے رہزنوں کی رہبری اور شریفوں کی شرافت کی چادر اٹھائی اور جسٹس جناب شوکت عزیز صدیقی کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس جلسہ میں تلاوت قاری ضیاء الرحمٰن، نعت رسول مقبول ﷺ مولانا ذوالقرنین نے پیش کی۔ جبکہ مولانا ابوتراب، مولانا عبدالقادر، مولانا محمد خبیب، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالرحمٰن نسیمی، مولانا ساجد اقبال ودیگر علماء کرام کے خطابات ہوئے۔ کثیر تعداد میں حاضرین نے شرکت کی۔ الحمدللہ!

قادیانیوں سے صرف ایک سوال

مفتی عمر فاروق

دنیا میں بڑے بڑے عیار، مکار، فریب کار، دھوکہ باز اور دین بیزار لوگ آئے اور اچھے بھلے انسانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر عیارانہ چال بازیوں سے اپنی اصلیت کو دنیا سے مخفی رکھنے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے۔ مگر حق تعالیٰ شانہ نے ان کے مقابلہ میں ایسے صاحب بصیرت رجال کار اہل حق پیدا فرمائے جو اپنی فراست ایمانی کی بدولت ان کی فریب کاریوں سے پردہ چاک کرتے چلے آئے۔

آج ایک ایسے مکار وعیار شخص کی حیرت انگیز داستان سناتے ہیں، جو نہ تو اپنے کو مسلمان ثابت کرسکتا ہے اور نہ ہی وہ اپنا کافر ہونا تسلیم کرتا ہے۔

مشہور قادیانی مبلغ خواجہ کمال الدین ایک مرتبہ رنگون گیا۔ بڑا ہی عیار، چالاک اور چال باز تھا۔ اس نے اہل رنگون کے سامنے اپنے اسلام کا دعویٰ کیا۔ اپنے کفر بواح کو چھپانے کی بھرپور کوشش کی۔ کہنے لگا: ’’ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کو سچا رسول تسلیم کرتے ہیں۔ غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ یہ علماء خواہ مخواہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ ہمیں بدنام کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم سچے اور پکے مسلمان ہیں۔‘‘

سادہ لوح مسلمان اس عیار کی باتوں میں آجاتے اور خاموش ہوجاتے۔ اس کی تقریریں ہونے لگیں۔ عوام میں دن بدن اس کو مقبولیت حاصل ہونے لگی۔ مقامی علماء سے اس کی گفتگو بھی ہوئی۔ مگر چال بازی کی وجہ سے اپنی اصلیت ظاہر نہ ہونے دیتا۔ بلکہ بڑی ڈھٹائی سے قادیانیت کے کفر کو اسلام کا لبادہ اڑھا کر غیر محسوس طریقے سے اس کا پرچار کرنے لگا۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ علماء نے اپنے فتاویٰ میں، عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں، پاکستان کی قومی اسمبلی اور تقریباً تمیں اسلامی ممالک نے اپنے قانون میں درج ذیل چھ بنیادی وجوہ کفر کی بنا پر مرزائیوں کے تمام گروہوں کو دائرہ اسلام سے خارج، مرتد اور کافر قرار دیا۔ جبکہ سعودی عرب، لیبیا اور دیگر اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع اور انہیں عالم کفر کا جاسوس قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کی ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ چھ بنیادی وجوہ کفریہ ہیں:

۱...... ختم نبوت کا انکار۔ ۲...... دعویٰ نبوت کہ ایسی ہی نبوت مراد ہے جیسے پہلے انبیاء علیہم السلام کی تھی۔ ۳...... ادعائے وحی، اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح واجب الایمان قرار دینا۔ ۴...... عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔ ۵...... آنحضرت ﷺ کی توہین۔ ۶...... عام امت محمدیہ کی تکفیر۔‘‘

علاوہ ازیں قادیانیت کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ قادیانی نے علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی امامت میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کے جنازہ کے موقع پر غیر مسلم سفراء کے ساتھ اظہار یکجہتی کر کے جنازہ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ: ’’مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔‘‘

اس طرح چوہدری ظفراللہ خان نے بھی تاریخ میں اپنی شہادت ریکارڈ کرائی کہ: ’’مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔‘‘

چنانچہ خواجہ کمال الدین کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے رنگون کے ذمہ دار بہت فکرمند تھے کہ عوام کو کس طرح اس فتنہ سے محفوظ رکھیں۔ اہل رنگون کو کیسے فتنہ ارتداد سے تحفظ فراہم کر کے ان کا ایمان بچایا جائے۔ طویل غور وخوض کے بعد طے پایا کہ اس کے لئے امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا جائے۔ چنانچہ اس فتنۂ خبیثہ کے استیصال کے لئے حضرت لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو مدعو کیا گیا۔ ادھر رنگون میں حضرت لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کی شہرت بھی ہوگئی کہ بہت جلد مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لارہے ہیں۔ وہ اس سے گفتگو کریں گے۔ لیکن سنت اللہ یہ ہے کہ جب نور آتا ہے تو ظلمت اور تاریکی خودبخود چھٹ جاتی ہے۔ جب حق آتا ہے تو باطل اس کا سامنا نہیں کرسکتا۔ بالآخر چشم فلک نے ’’جاء الحق وزھق الباطل‘‘ کا عملی مظاہرہ دیکھا۔ خواجہ کمال الدین نے مولانا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنتے ہی راہ فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی۔ مولانا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ مولانا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایمان افروز خطبات میں عوام کو حقیقت سے باخبر کیا۔ جس سے عوام نے سکھ کا سانس لیا اور اپنے ایمان کے بچ جانے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

اس کے بعد مولانا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے رنگون کے ذمہ دار علماء کرام کا اجلاس بلایا اور فرمایا کہ آپ حضرات نے غور فرمایا کہ وہ کیوں فرار ہوگیا ہے؟ وہ سمجھ گیا تھا کہ: میں اس سے صرف ایک سوال کروں گا کہ: ’’تمہارے نزدیک مرزا قادیانی مسلمان ہے یا کافر؟‘‘

اس کے پاس اس کا جواب نہیں تھا۔ جو جواب بھی دیتا پکڑا جاتا۔ کیونکہ وہ قادیانی ہوتے ہوئے مرزا قادیانی کو کسی حال میں کافر تو کہہ نہیں سکتا تھا۔ اگر مسلمان کہتا تو اس پر بھی اس کی گرفت ہوتی کہ جو شخص حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت ہو۔ وہ کسی حال میں مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ایسے آدمی کو مسلمان سمجھنا خود کفر ہے۔ میں اس سے صرف یہی ایک سوال کرتا، انشاءاللہ وہ اسی ایک سوال پر لاجواب ہوجاتا اور اس کا راز فاش ہوجاتا۔

جناب شہزادہ سعید الرشید عباسی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ

۲ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے قومی اسمبلی پاکستان میں جناب شہزادہ سعید الرشید عباسی کا انگریزی زبان میں خطاب ہوا۔ اس خطاب کا اردو ترجمہ مع انگریزی متن ''قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ'' کے صفحہ ۲۴۳۹ پر درج ہے۔ یہاں ذیل میں اس خطاب کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

شہزادہ سعید الرشید عباسی: جناب والا! میں اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ جسے پاکستان بننے سے پہلے اور ون یونٹ کے وقت ''ریاست بہاولپور'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ریاست بہاولپور پنجاب کی سب سے بڑی اسلامی ریاست تھی۔ یہاں اسلام کا بول بالا تھا اور اسلامی قوانین نافذ تھے۔

چنانچہ اس سرزمین پر نواب الحاج صادق محمد خان عباسی کے دور میں ایک بڑا اہم واقعہ پیش آیا۔ یہ ایک مقدمہ تھا۔ جو ۱۹۲۶ء میں دائر ہوا۔ جو بعد میں ''فیصلہ بہاولپور'' کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اس فیصلے کا ایک کتابچہ سب ممبر صاحبان کو دیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سب صاحبان نے اس کو دیکھ لیا ہوگا۔

جناب والا! فیصلہ بڑا اہم تھا اور یہ فیصلہ اس وقت ہوا جب ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت نہیں تھی۔ بلکہ انگریزوں کی حکومت تھی اور اس وقت یہ فیصلہ ایک مسلمان ریاست میں ہوا اور یہ مقدمہ کافی عرصہ تک چلتا رہا۔ آخر ۷ر فروری ۱۹۳۵ء کو منشی اکبر خان نے جو اس وقت ڈسٹرکٹ جج تھے، اس کا فیصلہ سنایا۔ فیصلہ کیونکہ بڑا طویل ہے میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ ون یونٹ بننے کے بعد ریاست بہاولپور ختم ہوگئی اور ہمارے ساتھ ناانصافی محض اس لئے ہوئی کیونکہ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ بہاولپور کے عوام نے یہ فیصلہ کیا تھا اور اس دن سے ہمارے ساتھ ناانصافی ہورہی ہے۔ وہاں ترقی بند ہوگئی۔ ہم پر ظلم ڈھائے گئے۔ جن صاحبان نے یہ سب کچھ کیا میں ان کے نام یہاں لینا مناسب نہیں سمجھتا۔

بہرحال بہاولپور کے عوام بخوبی جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا۔ جب یحییٰ خان کی حکومت تھی تو یہ افسران جو اس وقت یہاں موجود تھے انہوں نے فرید گیٹ کے پرامن جلوس کے اوپر گولی چلائی۔ وہ صاحبان

بخوبی جانتے ہیں کہ ان کا مقصد کیا تھا؟ یہ فیصلہ بہاولپور کے مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف کیا اور اس کی سزا آج تک ہمیں مل رہی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت اس بات کو مدنظر رکھے گی۔ ہمارے ساتھ جو کچھ زیادتیاں ہوئیں اور اس فیصلے کے بعد جو سلوک ہوا اور ہمیں جو سزا ملی خدا جانتا ہے۔ اب میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ بہتر سلوک ہوگا۔ ہماری سزا ختم ہوگی۔

پاکستان بننے کے ۲۷ سال بعد آج اس ہاؤس میں یہ فیصلہ ہو رہا ہے اور جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے اور جہاں تک بہاولپور کے عوام کا تعلق ہے۔ ہمارے لئے یہ فیصلہ آج سے ۴۰ سال پہلے ہو چکا ہے اور میرا ایمان ہے کہ جو فیصلہ ہوا ہے وہ صحیح ہوا ہے اور میں آج بھی اس پر قائم ہوں اور میں اس کی پوری حمایت کرتا ہوں۔ اس کی پوری تائید کرتا ہوں اور حضور ﷺ کا ایک ادنیٰ خادم ہوتے ہوئے آج تک اس پر قائم ہوں اور تا دم مرگ قائم رہوں گا۔ انشاء اللہ!

شاہ پور ضلع سرگودھا میں چوک اڈا ٹمٹم کا نام ختم نبوت چوک رکھنے کی قرارداد منظور

شاہ پور سٹی ضلع سرگودھا میں یونین کونسل شاہ پور کا اجلاس ماجد علی شاہ چیئرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں وائس چیئرمین یوسی شاہ پور سٹی حاجی فرید انصاری نے شہر کے مشہور ومعروف چوک اڈا ٹمٹم کا نام تبدیل کر کے ختم نبوت چوک رکھنا کی قرارداد پیش کی۔ ارکان اجلاس نے قرارداد بھاری اکثریت میں پاس کی۔ چیئرمین ماجد علی شاہ نے جلد نوٹیفکیشن جاری کرنے کی بھی یقین دہانی کرائی۔ اس کاوش میں جناب جعفر علی نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اس کار خیر میں حصہ لینے والے تمام مسلمانوں کو اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے۔

جمعیت علماء اسلام کے تاریخ ساز صد سالہ اجتماع سے خطابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے صد سالہ تاریخی اجتماع سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، عالمی مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، خیبر پختون خواہ کے صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے خطابات فرمائے۔ ان حضرات نے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر، قائدین، کارکنان، رضا کاران اور ان کی صد سالہ خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد عابد کمال، مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، مولانا محمد اقبال ڈی جی خان اور مولانا محمد رضوان چناب نگر نے قافلوں کے ہمراہ اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت کی۔

حمد باری تعالیٰ

سید امین علی شاہ رحمہ اللہ

بِحَمْدِ اللّٰهِ مَعْبُوْدِ الْاَنَامِ　　غَفُوْرِ الْحِبِّ مُنْتَقِمِ الْخِصَامِ
وَمُحْيِي الْخَلْقِ طُرًّا وَّالْمُمِيْتِ　　حَسِيْبٍ بَاعِثٍ بَعْدَ الْحِمَامِ
وَكِيْلٍ مَاجِدٍ اَحَدٍ عَزِيْزٍ　　مُعِيْنٍ لِّلْخَوَاصِ وَلِلْعَوَامِ
وَعَلَّامٍ وَّخَلَّاقٍ وَّعَدْلٍ　　وَقُدُّوْسٍ وَّقَيُّوْمِ الْاَنَامِ
وَلَا سِنَةٌ وَّلَيْسَ لَهٗ بِنَوْمٍ　　مُغِيْثُ الْعٰلَمِيْنَ سِوَى الْكَلَامِ
وَلَيْسَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِي الصِّفَاتِ　　وَفِي الذَّاتِ وَفِيْ حُسْنِ النِّظَامِ
فَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّذَاكَ　　عَلٰى مَخْلُوْقِهٖ ذُوالْاِحْتِكَامِ
وَيَفْنِيْ كُلُّ خَلْقٍ مَّا سِوَاهُ　　فَيَبْقٰى وَجْهُهٗ نُوْرُ الظَّلَامِ
وَاَحْمَدُهٗ وَاَعْبُدُهٗ وَاَدْعُوْا　　وَاَسْجُدُهٗ وَاَشْكُرُ بِالدَّوَامِ
اَنَا الْمِسْكِيْنُ فِيْ عِلْمٍ وَّمَالٍ　　وَاِنِّيْ غَافِلٌ عَاصٍ وَّعَامِيْ
فَفِي الدَّارَيْنِ اَدْرِكْ يَا اِلٰهِيْ　　عُبَيْدَكَ ذَا وَذَاكَ مِنَ الرَّغَامِ
تَقَبَّلْ دَعْوَتِيْ وَسُؤَالَ قَلْبِيْ　　وَزِدْنِيْ بِالْمَوَدَّةِ وَالْهَوَامِ
اِلٰى مَحْبُوْبِكَ الْاَعْلَى الْوَحِيْدِ　　فَيَا مَوْلَى الْوَرٰى اَبْلِغْ سَلَامِيْ

- ۞ ...... اللہ تعالیٰ کی حمد جو کائنات کا معبود، دوستوں کو معاف کرنے والا اور دشمنوں سے بدلہ لینے والا ہے
- ۞ ...... مخلوق کو زندہ کرنے والا، مارنے والا اور موت کے بعد زندہ فرما کر حساب لینے والا ہے۔
- ۞ ...... کارساز، بزرگ، اکیلا، غالب اور ہر خاص و عام کا مددگار ہے۔
- ۞ ...... بڑے علم والا، پیدا کرنے والا، عدل کرنے والا، نہایت پاکیزہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔
- ۞ ...... اونگھ اور نیند سے پاک اور تمام جہانوں کی فریاد کو سننے والا ہے۔
- ۞ ...... اپنی ذات، صفات اور حسن نظام میں لاشریک ہے۔
- ۞ ...... کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہی کائنات کا سب سے بڑا حاکم ہے۔
- ۞ ...... اس کے سوا ہر مخلوق فانی اور صرف وہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی ہے۔
- ۞ ...... میں اسی کا حامد، اسی کا عابد، اسی کا نام لیوا، اسی کا ساجد اور اسی کا شکر ادا کرتا ہوں۔
- ۞ ...... میں علم و دولت میں غریب، غافل، گنہگار اور ایک عام انسان ہوں۔
- ۞ ...... اے اللہ اپنے اس مسکین بندے کی ہر دو عالم میں دستگیری فرما۔
- ۞ ...... اس کی دعاؤں کو قبول فرما اور اسے زیادہ سے زیادہ اپنے عشق و محبت کی دولت سے سرفراز فرمایا۔
- ۞ ...... اے اللہ اپنے اعلیٰ اور یکتا محبوب پاک (ﷺ) کی بارگاہ عالم پناہ میں میرا اسلام عقیدت پہنچا دے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

حکیم الامت نقوش وتأثرات: تالیف: حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی: صفحات: ۵۱۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے مسترشد حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی پندرہ برس خط وکتابت رہی۔ بھلا اندازہ فرمایئے کہ خط لکھنے والے مولانا عبدالماجد دریا آبادی ہوں اور جواب دینے والے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تو وہ خط وکتابت کتنی اہم علمی اور معلوماتی چیز ہوگی۔ تفسیر، حدیث، تصوف، علم الکلام اور علم وادب کے سینکڑوں مضامین حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن کی تحقیق جنہیں مولانا عبدالماجد دریا آبادی ایسے دانشور اور نامور اہل قلم نے مرتب فرمایا۔ عرصہ بعد دوبارہ چھپی ہے۔ غالباً پاکستان میں اس کی پہلی کمپیوٹر طباعت ہے۔ تمام کتب کے رابطہ کے لئے 0322-6180738 نمبر ہے۔ تمام کتابیں عمدہ جلد سے مزین ہیں۔ خوبصورت طباعت واشاعت ہے۔

سیرت وسوانح امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ: مولف: مولانا محمد عبدالمعبود: صفحات: ۵۴۴، قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ خیبر پختون خواہ!

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی سوانح پر متعدد کتب شائع ہوئیں۔ مگر مذکورہ کتاب انفرادی طور پر شائع کی گئی جو کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و سوانح میں گراں قدر اضافہ ہے۔ مذکورہ کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ جن میں سیرت وسوانح، فروغ علوم ومعارف، سیاسیات، مکارم اخلاق، تصوف وسلوک، مشائخ کا احترام واکرام، ملفوظات ومکتوبات، کشف و کرامات، مجرب عملیات، سفر آخرت اور باقیات الصالحات ایسے دلچسپ اور روح پرور سوانحی جھلکیاں موجود ہیں۔ مصنف کتاب مولانا عبدالمعبود مدظلہ از خود تصنیفی میدان کے عظیم شاہ سوار ہیں۔ مگر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے زیر اہتمام شائع ہونے پر مذکورہ کتاب کی ثقاہت میں مزید اضافہ ہے۔

مجموعہ نفلی عبادات، مولف: مفتی محمد انصر روف: صفحات: ۴۰۴، قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ معارف القرآن دارالعلوم کورنگی کراچی...... ادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور!

عملی میدان میں عبادات کی بجاآوری کا بحران کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور نفلی عبادات میں غفلت تو واضح امر ہے۔ اسی لئے عبادات میں شوق ورغبت پیدا کرنے کے لئے مذکورہ کتاب کو تالیف کیا گیا۔ مذکورہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے:۱...... تمام سنن ونوافل، نمازوں کی اہمیت اوران سے متعلق احکام ومسائل اور فضائل کا بیان۔ ۲...... سال بھر کی ان نفلی عبادات کا ذکر جو شریعت کے دلائل صحیحہ سے ثابت ہیں۔ ۳...... تلاوت قرآن پاک، اذکار مسنونہ، درود شریف کے فضائل اوراعمال مسنونہ قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ ۴...... ادعیہ ماثورہ کا بیان جس میں دعا کے فضائل اور زندگی کے تمام مواقع کی دعاؤں کا ذکر۔ اصل کتب حدیث سے مراجعت، احادیث کی عربی عبارت اور مکمل حوالہ جات اس کتاب کے خصوصی وصف ہیں۔

خطبات محمود ؒ (مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ): مرتب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات:۳۵۲: رعایتی قیمت:۲۰۰: ناشر قاضی احسان احمد اکیڈمی متصل مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد ڈاکخانہ بستی مٹھو تحصیل شجاع آباد! رابطہ:03006347103!

مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ کی پارلیمانی، سیاسی، مذہبی ودینی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے پہلی مرتبہ ۱۹۹۷ء میں مرتب کیا تھا۔ زیرنظر کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ جس کی تقریب رونمائی قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے صدسالہ اجتماع کے موقع پر فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ، خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان ؒ، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق، جماعت اسلامی کے سابق نائب امیر پروفیسر غفور احمد اور حضرت مفتی صاحب ؒ پر پی، ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والے ڈاکٹر مولانا عبدالحکیم اکبری کی تقاریظ نے کتاب کی ثقاہت پر چار چاند لگا دیئے ہیں۔ موخرالذکر نے اپنے پی، ایچ، ڈی کے مقالہ میں کتاب ہذا کے حوالہ جات بھی دیئے ہیں۔ حوالہ جات کی تخریج نے کتاب کو انتہائی مفید بنادیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے بھی کتاب وصول کی جاسکتی ہے۔

کنری میں ایک نوجوان کا قبول اسلام

کنری ضلع عمرکوٹ میں مغفور قادیانی کے جوان بیٹے حمزہ قادیانی نے بخاری مسجد کنری میں قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا۔ بخاری مسجد کنری کے خطیب مولانا محمد امان اللہ قیصرانی نے کلمہ پڑھایا۔ مقامی جماعت ختم نبوت کنری کے تمام عہدیداران اور تمام مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ مبلغ ختم نبوت کنری، تھرپارکر مولانا مختار احمد نے مبارک باددی اور استقامت کی دعا کی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت کانفرنس

۹/اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد امیر حمزؓ ہمیں عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خاص ولی ابن ولی سائیں مولانا عبدالعزیز قریشی پیر شریف والے اور مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر تھے۔ کانفرنس کا آغاز حافظ محمد اویس کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت حاجی امداداللہ پھلپوٹو نے پیش کیا۔ سائیں عبدالعزیز قریشی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن پاک امت مسلمہ کے لیے راہ ہدایت ہے لیکن افسوس کی بات ہے کے آج ہم نے قرآن پاک کو برکت کے لیے کپڑوں میں لپیٹ کر گھروں اور دکانوں میں رکھا ہوا ہے تلاوت کی توفیق نہیں۔ مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ قادیانی قرآن پاک میں تحریف کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے مرزا قادیانی کو نبی بنا کر پیش کرتے ہیں۔ جبکہ کے قرآن پاک کی ایک سو آیات دوسو دس احادیث واضح اعلان کر رہی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سلسلہ نبوت کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ پروگرام کے آخر میں سائیں مولانا عبدالعزیز قریشی نے دعا فرمائی۔ علماء و حاضرین کے لئے سید محمد طیب شاہ کی طرف سے پر تکلف کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۳/اپریل بروز اتوار بوقت صبح دس بجے سٹی ٹاپ ہوٹل وہاڑی میں حافظ شبیر احمد ضلعی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت میں آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام (ف) کے مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا عطاء اللہ اور چوہدری مقصود احمد، جمعیت علماء اسلام (س) کے محمد اقبال قیصر، جماعت اسلامی کے سید جاوید علی شاہ، مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کے حافظ حبیب الرحمٰن ضیاء، حافظ عامر رضا، انجم خدام الاسلام کے چودھری امتیاز عالم و چودھری محمد انور، پیپلز پارٹی کے راؤ ساجد محمود، مسلم لیگ ن کے چودھری زاہد اقبال، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے راؤ شیراز احمد ایڈووکیٹ، راؤ محمد اکبر ایڈووکیٹ، چودھری ندیم اکرم ایڈووکیٹ اور ڈاکٹر ایس اے فاروق، مولانا رشید احمد وٹو، مولانا فاروق معاویہ کے علاوہ صحافیوں سمیت تمام مذہبی، سیاسی وسماجی اداروں کے افراد نے شرکت کی۔ اجلاس میں آل

پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے چھ نکاتی ایجنڈے کی روشنی میں چلائی جانے والی تحریک کی تائید کی۔ تحفظ ناموس رسالت کمیٹی کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ کانفرنس کی نقابت کے فرائض عبدالخالق وٹو نے انجام دیئے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس مانسہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۳؍فروری بروز جمعرات بعد از نماز عصر مانسہرہ میں کانفرنس ہوئی جو کہ رات گئے تک جاری رہی۔ تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ اس کے بعد ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مدح سرائی کی۔ بعدازاں کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے ضلعی صدر سید ہدایت اللہ شاہ نے خطبہ صدارت جب کہ مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب، وکلاء کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب شاہ جہاں خان ایڈووکیٹ اور دیگر اداروں سے تعلق رکھنے والے کئی حضرات نے خطابات فرمائے۔ مولانا محمد امجد خان نے آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کی کارروائی سے سامعین کو آگاہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات نے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکمران کسی کے اشارے پر ناموس رسالت اور ختم نبوت کے قوانین کو غیر موثر کرنے پر آمادہ ہو تو عشاق مصطفیٰ ﷺ کبھی انہیں ان کے مذموم عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وزیراعظم ازخود اس امر کی وضاحت کریں کہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کسی صورت نہ ہوگی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی رقت انگیز دعا سے ہوا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جعفرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نیوسکھر کے زیراہتمام ۲۰؍اپریل بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد گاؤں جعفرآباد میں فقیر عبدالحمید مہر کی زیرنگرانی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں سکھر سے قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس سکھر، مولانا عبدالصمد انقلابی، مولانا سید سعید احمد بخاری کے بیانات کے علاوہ مولانا عبدالمجیب قریشی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خصوصی بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور جدوجہد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکمران قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کی خوشنودی کے لیے توہین رسالت کے قانون میں چھیڑ چھاڑ کرنے سے باز رہیں۔ مقررین نے کہا

کہ قادیانی اوراس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمان خود بھی ان سے بچیں اور دوسرے مسلمانوں کے ایمانوں کو بھی ان سے بچائیں۔ کانفرنس رات ایک بجے اختتام پزیر ہوئی۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے میں مقامی ساتھیوں نے فقیر عبدالحمید مہر کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل ضلع سکھر کے زیر اہتمام ۲۰؍اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی عیدگاہ میں زیر سرپرستی مولانا غلام اللہ ہالیجوی تحفظ ناموس رسالت کانفرس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا خلیل الرحمٰن انڈھڑ نے کی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر، مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا محمد اظہر الحسینی، ودیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ حافظ عبدالواحد جتوئی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا کہ ہمارے حکمرانوں نے گستاخ رسول ﷺ رحمت مسیح اور سلامت مسیح کو با عزت بری کیا اور مکمل پروٹوکول دے کر ملک سے باہر روانہ کر کے عوام کے اعتماد کو مجروح کیا اور حال ہی میں ممتاز قادری کی سزا پر عمل درآمد اور آسیہ مسیح کو پھانسی نہ دینا یہ بھی جناب نبی کریم ﷺ سے غداری ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اگر پاکستان میں ۲۹۵ سی پر عمل ہوتا تو آج کسی کو جرات نہ ہوتی کہ وہ نبی آخرالزماں ﷺ کی شان میں گستاخی کرے۔ کانفرنس رات تقریباً بارہ بجے مولانا غلام اللہ ہالیجوی کی دعا پر اختتام پزیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس سنانواں ضلع مظفرگڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳؍اپریل بروز پیر بعد نماز ظہر جامع مسجد صدیق اکبرؓ سنانواں شہر میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد شعیب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام قاری عبدالجبار گورمانی نے پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا ارشاد احمد گورمانی، مولانا محمد ادریس شیرازی، مولانا قاری محمد تاج، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبدالحمید حقانی، مولانا عبدالقادر ڈیروی و دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکتے ہوئے ان کو قانون کا پابند بنایا جائے اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کا خیال ترک کر کے اس قانون پر عملدرآمد کو یقینی بنائے جائے۔

ختم نبوت کانفرنس چہل غازی بابا پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پی کے، سیون ٹاؤن ٹو) پشاور کے زیر اہتمام تیسری سالانہ عظیم الشان

کانفرنس بروز جمعرات بتاریخ ۲۹؍مارچ صبح دس بجے تا عصر منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی شیخ الحدیث مولانا شیخ عزیز الدین نے کی۔ پہلی نشست کی صدارت مولانا قاری محمد سلیم امیر ضلع نوشہرہ نے جبکہ دوسری نشست کی صدارت مفتی ازہد اللہ نے کی۔ نقابت کے فرائض قاری محمد اسحاق نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری نصیر اللہ ندیم نے کی۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مولانا محمد قاسم گجر اور جنید منظور نے پیش کیا۔ مہمانان خصوصی میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا اکرام الحق مردان، مفتی سجاد حجابی مرادن، پیر حزب اللہ جان چارسدہ، ایم این اے مفتی فضل غفور اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی شامل تھے۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے شرکت کی۔ کانفرنس کا اختتام شیخ عزیز الدین کی دعا سے ہوا۔

ختم نبوت کورس نوکوٹ ضلع میر پور خاص

کوٹ میر جان محمد نوکوٹ میں تین روزہ ختم نبوت کورس ہوا۔ سچ ٹرسٹ کے چالیس روزہ کورس کے شرکاء کو تین روزہ ختم نبوت کورس پڑھایا گیا۔ جس میں پچاس کے قریب اندرون سندھ سے حفاظ اور علماء کرام نے شرکت کی۔ کورس میں شرکاء کو عقیدہ ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول، امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، رد قادیانیت، کذبات مرزا، جھوٹے مدعیان نبوت کا تفصیلی جائزہ اور علامات قیامت جیسے موضوعات پر لیکچر دیئے گئے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا مختار احمد نے کورس پڑھایا۔ قاری سیف اللہ، حضرت مولانا عبدالغفار جمالی چیئرمین سچ ٹرسٹ ویلفیئر ہر طرح سے معاون رہے۔ قاری طور گل خان نے ضیافت کا اہتمام کیا۔ کورس کے اختتام پر شرکاء کو انعامات سے نوازا گیا۔

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رحیمیہ قصور میں مورخہ ۲۷؍مارچ بروز پیر آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا پیر رضوان نفیس لاہور سے تشریف لائے۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد رفیق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروگرام کی غرض وغایت مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ عالمی مجلس قصور نے بیان کی۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی و حاجی محمد شفیع مغل، جماعت اسلامی کے ڈاکٹر محمد اقبال، جمعیت اہلحدیث کے ملک محمد نذیر سمیت تمام دینی، سیاسی ومذہبی جماعتوں کے قائدین نے بھرپور شرکت کی۔ تمام مہمانان گرامی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ مطالبات تسلیم نہ ہونے تک جو مرکزی کمیٹی فیصلہ کرے گی۔ قصور کے مسلمان اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس کا اختتام مہمان خصوصی پیر رضوان نفیس کی دعا پر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس چتوکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲؍اپریل بروز اتوار بعد نماز عشاء چک نمبر۴۰ جاگو والہ چتوکی ضلع قصور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس قاری نور محمد شاکر اور مولانا محمد سلیم طارق کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز حافظ امن طارق کی تلاوت اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسحاق، مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ عالمی مجلس قصور اور مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطابات فرمائے۔ مقررین نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون ۲۹۵سی کو چھیڑنے سے ہر ممکنہ گریز کریں۔ کانفرنس میں گرد ونواح سے علماء کرام نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ سینکڑوں کی تعداد میں عوام الناس نے کانفرنس میں شریک ہوئے۔

سرگودھا کی تحفظ ناموس رسالت ریلی سے مولانا طوفانی کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم؍فروری کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق جہاں ملک بھر میں آل پارٹیز کانفرنسیں منعقد ہوئیں وہاں سرگودھا کی باہمت قیادت نے عظیم الشان ریلی نکالی۔ ریلی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی اور مقامی رہنماؤں مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا قاری عبدالوحید، مولانا امجد علی سمیت کئی ایک علمائے کرام نے خطاب کیا۔ ریلی میں ہزاروں مسلمانوں اور سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی اور یہ عہد کیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے خون کا آخری قطرہ پیش کردیں گے لیکن قانون قائم رہے گا۔

تحفظ ناموس رسالت سیمینار کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے زیر اہتمام جامع مسجد تالاب والی ۲۲؍مارچ بروز جمعرات کو سیمینار منعقد ہوا جس میں وفاق المدارس العربیہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا قاضی عبدالرشید نے خصوصی خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا غلام محمد ریحان، مولانا منیر احمد ومفتی محمد اسماعیل، محمد امیر ساجد، میاں محمد عمران، جمعیت علماء اسلام (ف) کے قاری محمود الحسن دوست، قاری محمد اقبال، مفتی محمد امین، مولانا محمد بن عبدالرحمن، جمعیت اہلحدیث کے مولانا عبدالرزاق، جماعت اسلامی کے نواب عمر حیات، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا غلام دستگیر ودیگر اداروں کی طرف سے خواجہ عبیدالرحمن، شیخ حبیب احمد، حاجی الطاف حسین رڈ، محمد عمر رڈ، ڈاکٹر جمیل بھٹی، لیاقت علی مغل، مولانا عبدالغفار حجازی، مولانا محمود شریف نعمانی، قاری فیاض ساجد، مولانا عبداللطیف ودیگر نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ ناموس کے تحفظ کو یقینی بنائیں اور گستاخی کے مرتکب کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا ایک روزہ دورہ بنوں

(رپورٹ: مولانا عبدالحسیب ہنجل)

مورخہ 19 اپریل 2017ء بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی ایک روزہ دورے پر بنوں تشریف لائے جہاں ضلعی دفتر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بنوں کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، ناظم ضلعی دفتر مولانا عبدالحسیب ہنجل، ضلعی نائب امیر شیخ الحدیث مولانا شمس الحق حقانی، میڈیا سیل انچارج محمد سلمان فارسی، سینئر نائب صدر بنوں پریس کلب جناب حاجی عالم خان ودیگر اراکین ختم نبوۃ بنوں نے استقبال کیا شیڈول کے مطابق صبح 7 بجے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے جامعہ عظمۃ المدارس العربیہ للبنات میں دینی مدارس وسکول وکالج کی طالبات وخواتین اسلام سے ختم نبوۃ کے موضوع پر خطاب کرکے کہا کہ خواتین اسلام نے ملت کے لئے جو قربانیاں پیش کی وہ تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہؑ کے کردار صفا ومروہ کی سعی کو زندہ رکھنے کے لئے قیامت تک آنے والے انسانوں پر حج وعمرہ میں فرض کیا۔ جامعہ عظمۃ المدارس العربیہ للبنات کے بعد جامعہ عربیہ نورالھدیٰ فیض طلب عباس منڈان بنوں سٹی کے سالانہ جلسہ دستاربندی وچادر پوشی میں طلباء وطالبات اور عوام کے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی امیر ختم نبوۃ مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی ومولانا عبدالحسیب ہنجل کا ملک عزیز کے سطح پر عموماً اور ضلع بنوں میں خصوصاً دین کی اشاعت میں چاہے درس و تدریس ہو یا تصنیف وتالیف، دعوت وتبلیغ ہو یا عقیدہ ختم نبوۃ کا تحفظ ہو، عوامی مسائل حل ہو یا رفاہی منصوبہ جات تمام دینی شعبہ جات میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی کاوشوں سے جامعہ عظمۃ المدارس العربیہ، جامعہ نورالھدیٰ، مرکز علوم ختم نبوۃ جیسے بڑے بڑے ادارے قائم کردیئے گئے، ام المدارس جامعہ معراج العلوم بنوں کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا حفیظ الرحمٰن المدنی بن شیخ الحدیث مولانا صدر الشہیدؒ کی دعوت پر سالانہ جلسہ دستار فضیلت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ معراج العلوم کے بانی مولانا صدر الشہیدؒ اور مولانا عجب نور کا عقیدہ ختم نبوۃ میں بڑا کردار رہا ہے 1974ء کی تحریک میں حضرت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر اکابرین کے شانہ بشانہ کھڑے تھے حضرت مولانا صدر الشہیدؒ اور حضرت مولانا عجب نورؒ نے تحریک ختم نبوۃ کے لئے زندگیاں وقف کی تھی لہٰذا تمام طلباء جامعہ معراج العلوم کے بانیوں کے اس مشن کو جاری رکھے، بنوں پریس کلب میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قلم کو اگر حق کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ محترم بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ رب کائنات نے قلم کی قسم کھائی ہے اور اگر غلط استعمال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں مبغوض بن جاتا ہے جس کا ذکر بھی قرآن میں جگہ جگہ آیا ہے یہودیوں اور عیسائیوں کے واقعات بیان کرکے کہ وہ تورات وانجیل میں تحریف کیا کرتے تھے، انہوں نے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین کی اشاعت میں صحافت کا بڑا کردار ہوتا ہے اور عقیدہ ختم نبوۃ دین کی بنیاد اور اساس ہے اور قادیانیت ومرزائیت اسلام کے لئے ایک ناسور ہے لہٰذا آپ لوگوں کا فریضہ ہے کہ اس میں ہر قسم کے انتشار و خلفشار لانے سے گریز کریں ہمارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی قائدین کی طرف سے ضلع بنوں کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، نائب امیر مولانا شمس الحق حقانی، ناظم مالیات قاری زبیداللہ، ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد یوسف نقشبندی، ناظم تبلیغ مولانا مفتی شہید نواز، ناظم نشر واشاعت حاجی محمد ایاز خان مقرر کئے گئے ہیں اس کے علاوہ کوئی امیر مقرر نہیں ہو جامعہ دارالھدیٰ حمیدی روڈ بنوں میں سالانہ جلسہ دستار بندی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا قاری زبیداللہ، مولانا قاری ظاہراللہ، اور دیگر معاونین جامعہ کا جمعیت علماء اسلام اور ختم نبوۃ کے کام کے ساتھ ساتھ اتنا بڑا ادارہ قائم کرنا جس میں سیکڑوں طلباء زیر تعلیم ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے بعد از عشاء مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، مولانا عبدالحسیب ہنجل، مولانا محمد سلمان فارسی نے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مدظلہ کو رخصت کیا۔

سلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی
تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد
بمقام
مسلم کالونی
چناب نگر
ختم نبوۃ کانفرنس
ان شاء اللہ
36 ویں
دو روزہ
سالانہ
عظیم الشان
بتاریخ
19 20
اکتوبر 2017 بروز جمعرات جمعۃ المبارک
عنوانات
توحید باری تعالیٰ
سیرت خاتم الانبیاء
عقیدہ ختم نبوۃ
حیات عیسیٰ
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحادِ اُمت
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
اور ظہور مہدی
جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں
اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے
حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد
حضرت مولانا محمد ناصر الدین خان
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ
0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت
کی سربلندی،
ناموس رسالت کے تحفظ
اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی
کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجئے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک ...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 60 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 6 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت ......اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب دامت برکاتہم، مدظلہ العالی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صاحبزادہ حضرت مولانا **عزیز احمد** صاحب مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ حضرت مولانا **محمد ناصر الدین خان خاکوانی** حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0334-5263503	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 4215663 4294656	لاہور 35441166 0300-4304277	سرگودھا 3710474	چناب نگر 6212611	جھنگ 0307-3780833	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0333-3501864	رحیم یار خان 0301-7659790	سکھر 5625463	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 3869948	شیخوپورہ 0301-6361561	کوئٹہ 2841995	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337